بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲ / بلا ضمیمہ درس قرآن مجید

گرتو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Reg. No. L CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

مع ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی (للعہ)

جلد ۱۲

۲۲ صفر ۱۳۳۱ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸ ماگھ سمت ۱۹۶۹

نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۳۰

ضعیف مردہ دلے گر بقادیان در آ

بروز جمعرات

کہ ہست محی و موتی کلام نورالدین

اگلا اخبار

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی۔ ڈاک خانہ کی رجسٹری اخبار کے متعلق کچھ جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ جس کے واسطے پروپرائٹر اور ایڈیٹر کو گورداسپور اور لاہور جانا پڑا صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب سے اس کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اب پھر گورداسپور جانا ہے۔ تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ بمشکل تمام صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل سے یہ اجازت حاصل ہوئی ہے کہ ۳۰ جنوری کا پرچہ شائع کیا جائے ۔ لہذا یہ پرچہ شائع ہوتا ہے اور بعد کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر سے اجازت حاصل کر لی جائے۔ لیکن تا حصول اجازت اخبار روانہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگلا اخبار اور شائد اس سے اگلا اخبار بھی اپنے وقت پر نہ نکل سکیں۔ لیکن جو اخبار نکلے گا اس میں ان کے اوراق کے عوض کچھ اوراق بڑھا دئے جائینگے انشاء اللہ +

المحبوب المقبول من احادیث الرسول

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں جو آپ مختلف اوقات پر پڑھا کرتے تھے۔ مختلف ابواب میں جمع کی گئی ہیں۔ مثلاً صبح اٹھنے کی دعائیں۔ رات سونے کے وقت کی دعائیں وغیرہ۔ عربی خوشخط اعراب لگائے ہوئے ساتھ ساتھ تحت لفظ ترجمہ۔ بہت لطیف اور مقبول کتاب ہے۔ میں نے خود (ایڈیٹر) اس کتاب سے بڑے برکات حاصل کئے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن الفیض الانصاری المکی کی تالیف ہے اور اب پھر خوشخط موزون تقطیع پر چھپی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵/ ملنے کا پتہ بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

قومی قربانی

خاکسار خدمت اسلام و سلسلہ حقہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس لئے اگر کوئی باحوصلہ جماعت احمدی ایسے خادم دین کی اپنی ضروریات انجمن و سلسلہ اور خدمات دین کے سرانجام کے لئے واقعی ضرورت سمجھیں تو احقر کو فوراً طلب فرماویں اور اپنے جیسا اور اپنا ہمیشہ کا خادم اپنی انجمن کے لئے اور سلسلہ تبلیغ کے لئے مبلغ سمجھیں۔ والسلام

از بھٹنڈا۔ ریاست پٹیالہ۔ محمد عبد الصمد احمدی واعظ پٹیالوی سنوری

الخطبہ

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر ۱۶ سالہ مڈل پاس کردہ۔ اور دوسری بعمر ۱۴ سالہ مڈل تک پڑھی ہوئی۔ اس سال امتحان دیگی سینے پرونے اور بہت قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کاموں میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں + انکی شادیاں کرنا منظور ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ اور معقول روزگار اور حسب نسب رکھنے والے اور نیک چلن احمدی ہوں +

درخواستیں دفتر بدر میں بہ نمبر ۲۰ - آنی چاہئیں +

درخواست جنازہ

پرسوں یعنی ۲۱ کو چار بجے ہماری والدہ محترمہ نے دس بارہ دن کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امید ہے کہ آپ بدر میں ان کے نماز جنازہ کے لئے بھائیوں کو اطلاع دیکر مجھے مشکور فرمائینگے۔ ہم نے حضرت صاحب کے حضور میں نماز جنازہ کے لئے تار بھی دیا ہے۔ والسلام

نیازمند

عبد الماجد۔ بھاگلپور۔

نوٹ :۔ اس کے بعد ۲۸ - فروری ۱۹۱۳ء کو پرچہ نکل سکیگا انشاء اللہ اس سے قبل کوئی اخبار شائع نہ ہوگا۔ ۷ ۔ ۱۴ و ۲۱ کو ناغہ رہیگا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ آجکل حضور خصوصیت سے طلباء مدرسہ کی اصلاح کیطرف متوجہ ہیں + مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ٹورنیمنٹ پر گورداسپور گئے ہوئے ہیں + حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۲۷ جنوری کو اپنے وطن کو تشریف لے گئے ہیں۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اپنے سفر سے واپس قادیان بخیریت آ گئے ہیں + حضرت خواجہ صاحب تبلیغ کے کام میں لنڈن میں مصروف ہیں +

بائبل ماسٹر کی رائے کا سچّا اظہار

رسالہ تردید کفارہ مصنّفہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر قادیان۔ واقعی عیسائی کفارہ کی بطالت کا انکشاف بادلائل بہت سچائی و عمدگی کے ساتھ کرتا ہے۔ میں نے رسالہ مذکور کو اوّل سے آخر تک کئی بار پڑھا۔ بہت مفید و پُر معنی پایا۔ پس میرے خیال میں اسلامی واعظین صاحبان کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بوقت ضرورت یہ رسالہ انشاء اللہ تعالےٰ عیسائی کفارہ کے قلعہ کی ریتلی دیوار کو بفضل رب العالمین ایک دم میں اُڑا دینے کی طاقت رکھتا ہے +

کاشکہ تمام حامیانِ اسلام خصوصاً واعظین صاحبان اس کا مطالعہ فرماویں اور مصنّف صاحب کی قابلیت کی داد دیکر اُن کے حق میں دُعائے خیر فرماویں۔ امید ہے کہ ضرور فرماوینگے۔ فقط خاکسار دعاگو۔ منشی محمد یوسف خاں نومسلم سابق پنشنر ٹیچر و بائبل ماسٹر چرچ مشن ہائی سکول شہر ملتان۔ قوم افغان۔ باشندہ ریاست فریدکوٹ +

درخواست جنازہ

(۱) میاں عبداللہ ساکن بڈھا فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں +

(۲) ہمشیرہ غلام احمد صاحب کریام فوت ہو گئی ہیں دُعائے جنازہ کی درخواست ہے +

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پنجابی نظم میں ایک درخواست

الف آسرا تینڈا ہے نام وائی نوردین دا انکھ وکھامینوں
چھڈ بھامیاں قادیاں دوڑ پہنچیاں اگ عشق دی اتّی لامینوں
ریوڑ احمدی قوم دے وچہ دا تا دیویں سنج سویر لامینوں
اگے پیر دے بینتی عاجز اندی کرن یاد ادہ وقت دُعامینوں
ص صبر نہ آوندا مول سیوچت چا ہوندا ہی نہیں کتنے نوں
چھڈ بھامیاں ہنڈ جیوا روانی چاہے قادیاں دیوچہ وسنے نوں
خالی کتنی ویکھے آداس جیوڑا الہدا سونت ناہیں وچہ رکھنے نوں
چلو کٹھیاں ہو سہیلیو نی نوردین ول پونیاں وٹنے نوں
ف فاختہ باغ تساڈڑے دی کو کو کردیاں گذر یا سال مینوں
وچہ قادیاں آملنا یاونے نوں کسے رکھ دی شاخ وکھال مینوں
وچہ پنجرے بھامیاں تڑفدی آکرکے ہتھ دراز نکال مینوں
خالی پیٹ نہ بولیا مول جاندا چوگ باجرے واک یڈال مینوں

عنایت اللہ بھامیاں

حضرت کا خط خواجہ صاحب کے نام

عزیز باکمال دین باشی
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
آپ درد دل سے دُعا مانگتے رہیں اللھم ارزقنی جلیسا صالحاً کہ مجھے صالح جلیس عطا ہو۔ اور لنڈن سے باہر نکلکر جب شہر کو لوٹیں تو جس وقت واپسی پر شہر نظر آوے آپ پڑھیں +

اللھم رب السمٰوٰت السبع وما اظللن۔ ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الریاح وما ذرین ورب الشیاطین وما اضللن۔ اسئلك خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا وخیر ما فیھا۔ و اعوذبك من شر ھذہ القریۃ وشر اھلھا۔ و شر ما فیھا۔ اللھم جنبنا ای اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا۔ اللھم ارزقنا حیاھا واعذنا من وباھا مالك السمٰوٰت والارض مجھے ہر شر سے یہاں بچا اور خیر عطا فرما۔ میں یہاں کے لوگوں کو محبوب اور انہیں سے نیک میرے محبوب ہوں +

اور الحمد پر بہت بہت زور دیں اور اسقدر کوشش کریں کہ اللہ تعالےٰ راضی ہو جاوے۔ لارڈ کا ملنا برکتوں کا باعث ہو۔ آمین +

منن الرحمٰن کے حصہ کیطرف توجہ کرنا ضرور ہے۔ وہاں دُعاؤں کا ہتھیار آپ کے ساتھ ہو۔ اور لوگوں سے ملو اللہ تعالےٰ کوئی جوہر بے بہا عطا کرے۔ خادم دین ہو۔ میں یہاں دُعا کروں گا۔ مولیٰ کریم تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔ وہاں کے مسلمان اور ہندو لڑکوں سے بھی ملو۔ قرآن کریم پیش کرو۔ وقتی باتوں کے لئے نماز پڑھ کر جناب الٰہی کے اسماء و محامد کے بعد استغفار بہت کرو۔ لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین۔ پڑھ کر دُعا کرو۔ کہ الٰہی مفید و بابرکت طرف راہ نمائی فرما۔ شریر النفس۔ منافق طبع۔ دُنیا پرست اللہ سے منکر۔ دُعا نہ مانگنے والے۔ یا اسیر اعتقاد والے اور بخیل و کاہل جو ہو۔ اس پر وقت ضائع نہ کرو تاکید ہے۔ وہاں اچھے لوگ بھی بہت ہیں۔ ان سے ملو۔ ظفر اللہ و عباد اللہ عزیزان کو بھی خط نہ لکھ سکا انکے لئے دُعا کی ہے۔ قرآن کریم باری تعالےٰ کا کلام ہے حق و حکمت سے بھرپور ہے۔ اس کی طرف دعوت کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین +

نورالدین ۵ رجنوری ۱۳ء

محبت

پیسہ اخبار میں کسی نے سوال کیا ہے کہ محبت کیا ہے۔ میرے خیال میں کسی محبوب کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرنا۔ کہ اس محبوب کو سب سے بہتر سمجھنا۔ پس اس تعلق کا نام محبت ہے۔ یا یُوں کہو۔ کہ کسی کی خوبی یا خوبیوں کو دوسروں کی خوبی یا خوبیوں سے سچے دل کے ساتھ بہتر ماننے کا نام محبت ہے۔ پس جس قدر کوئی محب اپنے محبوب کی خوبیوں کو دوسروں کی خوبیوں سے سچے دل کے ساتھ اچھا مانتا ہے۔ اسی قدر وہ محب اپنے محبوب کے ساتھ محبت رکھتا ہے +

اور نیز محب بغیر اللہ کے کسی دوسرے محبوب کے ساتھ ایسا تعلق حاصل کرکے محبت کے بڑے سے بڑے درجے کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بغیر اللہ کے ہر ایک محبوب میں نقص ہے جو کہ محبت کے تعلق کو بجائے بڑھانے کے توڑ ڈالتا ہے اور چونکہ حیاتی محبوب کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی ہے۔ اور محب جب اپنے محبوب کی حیاتی کو دوسروں کی حیاتی سے بہتر مانتا ہے۔ تو ہر ایک اس کو اپنے محبوب کی حیاتی کے سامنے فنا ہی دکھائی دیتا ہے۔ اور محب اپنی حیاتی کو بھی فنا ہی دیکھتا ہے۔ صرف محبوب ہی زندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم واٰلہ مع التسلیم

تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۵- دسمبر ۱۹۱۲ء در مسجد الاقصےٰ بعد نماز ظہر)

جلسہ کے موقع پر یہ حضرت صاحب کی پہلی تقریر ہے۔ جسے مخدومی اخویم محمد اکبر شاہ خانصاحب نے ساتھ ساتھ لکھا تھا۔ اور اب صاف کیا ہے۔ چھپنے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح کو اس کا مسودہ دکھلا لیا گیا ہے اور میں خانصاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انھوں نے ایسا عمدہ اور صحیح لکھا ہے کہ حضرت نے بہت کم کہیں درست کیا ہے +

ایڈیٹر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون ۰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون ۰

یہ آیت شریفہ جسکو مینے پڑھا ہے چوتھے پارہ اور دوسری سورۃ آل عمران میں ہے میرے خیال میں اس وقت اس آیت کے پڑھنے کی ضرورت ہے اور اسمیں ایک علاج لکھا ہے اُس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے اُس ضرورت کے خیال پر مینے بھی اس آیت کریمہ کو پڑھا ہے۔ یہ بات تو تم جانتے ہو کہ پاک مقدس نیک آدمی کبھی ناپاک اور غیر مقدس کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتا۔ پلید اور پاک کا تعلق محال ہے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک عیب ہر ایک نقص اور ہر ایک بدی سے پاک ہے پس جہاں تک کوئی نقصوں کو دُور کرتا چلا جائے اُسی قدر بے نقص سے قرب حاصل کر سکتا ہے۔ وہ انسان جو تندرستی کا طالب ہے ایسی جگہ کو جو نشیب اور رطوبت والی ہو اور جہاں موذی جانور بہت رہتے ہوں چھوڑنا ضروری سمجھتا ہے نشیبوں میں بیماریاں بہت ہوتی ہیں اسی طرح جہاں موذی جانور بہت رہتے ہوں وہاں بھی بیماریاں بہت ہوتی ہیں اسی طرح جہاں ہوا کا گذر کم ہے یا جو مکان تنگ و تاریک ہے بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے اس کے لئے مختصر ضروری متفق علیہ علاج اونچی جگہ جہاں ہوا مصفا ہو موذی جانوروں کا گذر کم ہو رطوبت کم ہو روشنی خوب ہو۔ یہ بڑے ضروری امور ہیں موٹی سی ایک مثال اس وقت میرے خیال میں آئی ہے مینے اپنے گھر کے بہت سے حصہ میں پکا فرش رکھوایا ہے جن کوٹھوں میں اور مکان کے جس حصہ میں میں زیادہ تر رہتا ہوں وہاں پکا فرش ہے گو دیواریں کچی ہیں۔ میں اکثر اُن کو صاف کراتا رہتا ہوں مگر ہر روز ایک حصہ مٹی کا جسکو ہمارے یہاں کلّر کہتے ہیں جھاڑو دینے والی نکال لتی ہے۔ مینے اُس سے سوال کیا یہ کہاں سے آجاتا ہے اس نے کہا ہر ایک چیز اسی طرح ہو جاتی ہے۔ اسی مٹی کو جب تنگ و تاریک جگہ سے نکالکر کھیت میں ڈالتے ہیں جہاں عمدہ ہوائیں چلتی ہیں۔ چار پانچ روز کے بعد وہ ایسی عمدہ زمین ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ اللہ تیرے آگے سجدہ کروں اور یہاں میں نماز پڑھ لوں۔ وہی جگہ ایک ہفتہ پہلے ایسی ناپاک تھی کہ اُس کے پاس سے بھی گذرنا ناگوار تھا۔ یہ کیسی سیدھی مثال ہے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ مرغیوں بطخوں کے رہنے کے مقام اور جہاں ہمارے گھریلو جانور گائے۔ بھینس۔ گھوڑے وغیرہ رہتے ہیں وہاں قسم قسم کی نجاستیں جمع ہو جاتی ہیں۔ جہاں مصفا ہوا اور کھلے میدان میں اُس کو رکھا وہی حصہ بڑا عمدہ بنجاتا ہے۔ اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ جس قدر کوئی عمدہ چیز سے تعلق پیدا کرتا جاتا ہے اُس کا نقص گھٹتا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جناب الٰہی نے جب انسان کی بناوٹ پر ذکر فرمایا ہے تو فرمایا ہے خلقنا الانسان من سلالۃ۔ یعنے تم کو خلاصہ در خلاصہ سے بنایا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتا ہے اُس میں سے بڑا حصہ ناپاکی کا علیحدہ کیا جاتا ہے۔ پیشاب الگ کیا جاتا ہے۔ قسم قسم کی بھاپ پسینے کان۔ آنکھ۔ ناک۔ مُنہ وغیرہ سے فضلے نکلکر کہیں کا کہیں خلاصہ نکلکر آدمی کا نطفہ بنتا ہے۔ پھر ماں کے پیٹ میں بڑے تغیرات آتے ہیں پھر وہ بچہ بنتا ہے انسان کا بچہ بنتا ہے۔ پھر ممکن ہے کہ وہ مسلم ہو اور ممکن ہے کہ وہ کافر ہو۔ دہریہ ہو۔ پھر کیسا عظیم الشان بنجاتا ہے۔ دریاؤں کے چیرنے کی طاقت رکھتا ہے پہاڑوں کو اُڑانے کی طاقت رکھتا ہے۔ ویل مچھلی کو قابو میں لاتا ہے۔ مینے اپنی آنکھ سے وہ لوگ دیکھے ہیں جنھوں نے شیروں کو اس طرح قابو کیا ہے کہ شیر کو بھوکا رکھ کر اُس کے مُنہ میں حلق تک اپنا ہاتھ ڈال دیا بھلا مجال ہے کہ وہ مُنہ بند کرے۔ میں نے اُس شخص سے کہا کہ کمال کیا ہے اُس نے کہا کمال کیا انسان ہی جو ہے۔ ہاتھی کو انگوٹھے کے اشارے سے چلاتا ہے اونٹوں کو نکیل کے ذریعہ سے۔ بھینسے اور بیل کو قابو میں لاکر ناک میں رسی ڈال دی۔ مجال ہے جو ہل سکے۔ یہ انسان کی حالت ہے ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کیسا قوام بنایا ہے اور کیسی طاقت دی ہے۔ اب انسانوں میں کیسا تفاوت ہے۔ یہاں بہت تھوڑے سے آدمی ہیں مگر دیکھو لو آواز۔ چہرے۔ بال۔ پگڑی۔ لباس۔ خوراک سب کی جُدا جُدا ہے۔ اللہ کی شان ہے اور یہ اُس کا نشان ہے کہ تمہاری زبان اور رنگ کا آپس میں اختلاف ہے۔ قرآن کریم میں ہے ومن اٰیاتہ اختلاف السنتکم والوانکم پھر فرماتا ہے کان الناس امۃ واحدۃ۔ اس کا ترجمہ میری سمجھ میں یہی ہے کہ سب آدمی ایک جماعت ہیں جس طرح تمام دُنیا کی اشیاء کی جماعت بندی ہے انسان بھی ایک جماعت ہے اس میں مومن۔ کافر۔ مسلمان۔ شریر سب ہی ہیں صلح جو بھی ہیں شرارت پیشہ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا ہے قریش میں امام ہیں

شریروں کے شریر اور خبیاروں کے خبیار۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا سمجھانے والا ابوجہل جیسا انکار کرنے والا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ۱۳ برس تک کیسے کیسے دلائل اور سلطان سُنے مگر اُس کے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ ایک دفعہ ایک نوجوان نے مجھ سے کہا کہ میں مصر جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں جاکر عربی سیکھوں۔ اور پھر دین سیکھوں کیونکہ ہمارا دین عربی میں ہے اور بغیر عربی کے دین نہیں آسکتا۔ مینے کہا تم ابوجہل سے بڑھ کر زباندان نہیں بن سکتے۔ مصر جاؤ روم میں جاؤ یا شام میں۔ ابوجہل کو جیسی عربی زبان آتی تھی ویسی تم کو نہ آئے گی لیکن ابوجہل مسلمان نہ ہوا یہ دُنیا کے عجائبات ہیں سب لوگ ایک جماعت ہیں پھر باوجود یکجائی کے کسقدر تفاوت اور فرق ہے کوئی اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ خدا تعالےٰ کے منکر بھی دُنیا میں موجود ہیں۔ لاہور میں ان کی ایک باضابطہ جماعت ہے ایک اخبار بھی نکلتا ہے۔ ایک مذہب ایسا ہے وہ کہتے ہیں پتہ نہیں لگتا کہ دُنیا کیا ہے۔ لاہور میں حضرت صاحب سے سید مٹھا میں ایک شخص مباحثہ کرنے آیا۔ اُس نے کہا مجھ کو کوئی شخص ہرا نہیں سکتا کیونکہ تم جو دلایل دیتے ہو ہم اُن دلیلوں کے بھی قائل نہیں۔ میں بھی دُور سے سُنتا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ اُٹھا۔ میں نے باہر جاکر اُس سے کہا کہ آپ جیسے آدمیوں کے عقائد کا حال مینے کتابوں میں پڑھا ہے مگر کوئی آدمی دیکھا نہیں تھا اب آپ کو دیکھ کر میں خوش ہوا ہوں اور آپ سے ملنا چاہتا ہوں لیکن معلوم نہیں آپ کا دفتر کہاں ہے۔ میرا جی چاہتا تھا کہ اس کو ابھی ہلاک کردوں۔ اس نے کہا کوڑی باغ میں ہمارا دفتر ہے کوئی آدمی انارکلی سے سیدھا فلاں سمت کو چلا جائے تو وہاں پہنچ جاتا ہے۔ مینے اپنے دل میں سمجھا کہ یہ احمق ہے۔ مینے اُس سے کہا کہ آپ وہاں کَے بجے جاتے ہیں؟ کہنے لگا کہ میں وہاں دس بجے جاتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ اب اس کو آگے چلانے کی ضرورت نہیں تب مَیں نے کہا بابو صاحب جیسے دس بجے دن کے ویسے دس بجے رات کے۔ جیسے دن کے بارہ بجے ویسے رات کے۔ جیسے انارکلی جیسے راوی کا دریا۔ جیسا شاہدرہ جیسا کوڑی باغ۔ کیا آپ ہم لوگوں کی ہی طرح دس بجے نکلتے ہیں؟ کیوں آپ انارکلی سے کوڑی باغ ہی میں جاکر ٹھیرتے ہیں کبھی راوی کی طرف جاکر شاہدرہ جاکر ٹھیرا کریں ایک ہی ہے نا!؟ مجھ کو دیکھ کر کہنے لگا میں آپ سے پھر ملونگا۔ مَیں نے کہا کس جگہ ملوگے؟ پس پھر تو وہ شرمندہ ہوگیا اور چل ہی دیا۔ مینے دیکھا کہ عملدرآمد کرنے میں وہ ہماری طرح چلتا ہے۔ لاہور کا ایک بڑا پنڈت میرے پاس آیا۔ اُس کا بچہ بیمار تھا۔ کوچہ بندی تک وہ اپنے بیٹے کی تکلیف بیان کرتا ہُوا میرے ساتھ گیا۔ اس سے پہلے وہ بیان کرچکا تھا کہ اعتبار کے قابل کوئی چیز بھی نہیں۔ مسیحؑ کے قتل کا فتویٰ جب یروشلم میں دیا گیا تو یروشلم میں اتفاق تھا اب اُس کو ظلم سمجھتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ ظلم تھا یا یہ ظلم ہے۔ سقراط کو جب زہر کا پیالہ پلایا گیا تو کوئی نہ بولا اب اس کو اچھا نہیں جانتے۔ ہم نہیں جانتے وہ سچے تھے یا یہ سچے ہیں۔ مینے کہا پنڈت جی آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں؟ کہا میرا بیٹا بیمار ہے۔ میں نے کہا جب قوم کی بات کا آپ کو اعتبار نہیں تو آپ کی بات کا ہم کیسے اعتبار کریں۔ کہنے لگا بیٹا کہتا ہے میں نے کہا اچھا اب آپ دو ہوگئے پھر . . . . فبهت الذی کفر۔ معلوم ہُوا خدا تعالےٰ کی بات تو بڑی ہے نفس مخلوق پر بھی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا مخلوق ہر آن میں تباہ ہوجاتی ہے۔ میں نے اُس سے بہت باتیں پوچھیں مگر کوئی حقیقت تک پہنچانے والی بات اُسکے مُنہ سے نہ نکلی۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ انسانی جماعت میں اس پاک گروہ کے بھی لوگ مُنکر ہیں جن کو انبیاء علیہم السّلام کہتے ہیں اور جنکے سبب سے دُنیا میں بڑے بڑے عیش اور امن اور راحتیں قائم ہیں۔ برہمو لوگ انبیاء کی پاک جماعت کے مُنکر ہیں۔ ایک برہمو نے مجھ سے کہا کہ دیکھو ہم بڑے پریم اور نرمی سے بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا تم بڑے ظالم ہو۔ کہا کبھی آریوں کو بھی سُنا ہے؟ میں نے کہا آریہ تم سے بہت نرم ہیں۔ کہا مسلمان؟ مینے کہا وہ تو تمہاری نسبت بہت ہی نرم ہیں کہنے لگا ہماری پلیدی بتاؤ؟ مینے کہا سچائی پھیلانے اور سچ قائم کرنے کے لئے دُنیا کے ہر پردہ پر نبی آئے ہیں اور انھوں نے صداقت کو قائم کرنے کے لئے اپنی جانیں ہلاکت میں ڈالیں اور بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ تم نے ایسا غضب ڈھایا کہ اُن کو کہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تم سے باتیں نہیں کرتا۔ کیسا ظلم ہے کہ تم کہتے ہو یا انھوں نے (انبیاء نے) جھوٹ بولا۔ یا دھوکا کھایا یا دوسروں کو اُلّو بنایا۔ یا مصلحت عامہ کا خیال کیا۔ میں نے کہا تم نے نبیوں کے حق میں جھوٹ بولنے۔ دغابازی کرنے۔ دھوکا دینے کے الزام لگائے اور پھر کہتے ہو ہم بڑے نرم ہیں۔ کہنے لگا پہلے تو ہم نے کبھی اس باریک بات کا خیال ہی نہیں کیا۔ مینے کہا اب خیال کرلو۔ کہا ہاں بات تو زبردست ہے۔ میں نے کہا اچھا اب مانتے ہو؟ کہنے لگا نہیں بات کچھ ایسی ہی ہے۔ میں نے کہا تم ملائکہ کے ماننے کو شرک سمجھتے ہو اور کہتے ہو کہ ملائکہ کا ماننا مشرکانہ اعتقاد ہے۔ حالانکہ ملائکہ کا ماننا بڑا پاک اعتقاد ہے۔ وہی راستباز اور پاک جماعت کہتی ہے کہ ہم سے ملائکہ نے باتیں کیں۔ ملائکہ ہم سے ملے ملائکہ نے ہم کو فائدے پہنچائے اور تم اُن کو جھوٹا کہتے ہو۔ ایمان بالملائکہ کا ایک نکتہ اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے میں نے بارہا اپنے دوستوں کو سمجھایا ہے لیکن لوگ بھلی بات کی طرف توجہ کم کرتے ہیں۔ کوئی وقت ہوتا ہے اور موقع نیکی کا ہوتا ہے اُسوقت فرشتہ انسان کو نیکی کی تحریک کرتا ہے اور بدکاروں کو فرشتہ کبھی بدکاری کے وقت ملامت کرتا ہے۔ اسی واسطے بعض بدکاروں کے کبھی بڑی نیک اولاد پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ ملامت ساتھ ہوتی ہے۔ اگر انسان ملک کی اُس تحریک کو مان لے تو ملک کو اس سے تعلق ہوجاتا ہے وہ فرشتہ اپنے حلقہ کی تمام نیکیاں تحریک کرتا ہے پھر وہ ایک دوسرے فرشتہ سے جو اُس کا قریب کا ہوتا ہے تعلق کراتا ہے کہ تم بھی اس کو تحریک کرو یہاں تک کہ ایک حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی آدمی کا اللہ تعالےٰ سے تعلق بڑھتا جاتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السّلام کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرو۔ اس طرح جبرئیلی رنگ کی مخلوق سے تعلق اور قبولیت کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اب وہ قصہ ایک کہانی کی طرح ہوگیا۔ بدظنی مت کرو۔ بڑائی۔ شیخی اور فخر کے لئے نہیں تحدیث نعمت کے لئے کہتا ہوں کہ مینے خود ایسے فرشتوں کو دیکھا ہے اور انھوں نے ایسی مدد کی ہے کہ عقل۔ فکر وہم میں نہیں آسکتی۔ اور انھوں نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو

ہم کس طرح اس معاملہ میں تمہاری مدد کرتے ہیں۔ انبیاء
اولیاء۔ غوث۔ ابدال۔ کی پاک جماعت کا فرمانا اس معاملہ
میں خلاف ہوسکتا ہے ؟ کبھی نہیں۔ جس طرح گندہ کوڑا
کرکٹ اعلےٰ مقامات میں جاکر اچھا ہو جاتا ہے اسی
طرح اچھی صحبت میں گندہ انسان اپنی حالت کو تبدیل
کرلیتا ہے۔ اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کونوا مع الصادقین راستبازوں کا ساتھ
ہونا کوئی معمولی بات نہیں وہ خشن پوش عرب جو سوائے
اونٹ چرانے کے کچھ نہیں جانتے تھے جب انھوں نے
دُنیا میں اسلام کا نور پھیلایا تو کس طرح خدا تعالےٰ نے اُن
پر فضل وکرم فرمایا اور انھوں نے کیسی عزت حاصل کی۔ وہ
صحبت کا نتیجہ تھا۔ یہ نہ کہو کہ خدا تعالےٰ کی رحمت کے
خزانے خشک ہوگئے یہ جناب الٰہی پر بدظنی ہے۔ خدا
تعالےٰ کے فضل ورحمت میں کبھی کوئی نقص نہیں۔ قرآن
کریم میں جہاں کہیں نیک آدمی کا ذکر آتا ہے آگے فرماتا
ہے وکذٰلک نجزی المحسنین ہر ایک محسن کے
لئے ایسی ہی جزا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے خزانہ
میں کوئی کمی نہیں کوئی دریغ اور مضائقہ قطعاً نہیں۔ یاس
اور ناامیدی خود بڑا خطرناک گناہ ہے۔ طالب علمی میں
ہمارے ایک دوست تھے ہم کو اُن پر بڑا حسن ظن تھا جتنے
ہم انکے ساتھ پڑھتے تھے اُن کو بہت ہی نیک خیال کرتے
تھے۔ حضرت صاحبؑ کے دعوے کے وقت وہ مجھ کو
ملے۔ میںنے کہا آپ نے مرزا صاحبؑ کی آواز سُنی ہے؟
کہنے لگے ہاں وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالےٰ سے باتیں
کرتا ہوں پھر کہا کہ آپ مجھ کو جانتے ہیں میں نے کبھی کوئی
بدی نہیں کی اور ساری عمر نہیں کی لیکن مجھ کو کبھی الہام
نہیں ہُوا اور مرزا صاحبؑ کو الہام ہوگیا۔ میں یہ سُنکر
کچھ دیر چُپ رہا اور دُعا مانگتا رہا۔ کہ مولا اس کو کیا جواب
دُوں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ ہم میں کیسا نیک نمونہ
ہیں کہ ہم آپ کے لنگوٹیا یار ہیں اور پھر بھی آپ کا کوئی
عیب نہیں بتا سکتے اب بتائیں آپ نے کبھی نماز میں
الحمد شریف پڑھی ہے؟ کہا روز۔ میںنے کہا اُس میں
آپ نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم پڑھا انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا
کیا کوئی منعم علیھم ہیں؟ کہا ضرور ہیں۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ
اُن سے باتیں کرتا تھا اور آپ سے نہیں کرتا؟ کہنے لگے
بھلا ہم بدکاروں سے اللہ تعالےٰ کب بات کرتا ہے
میں نے کہا تو آپ بدکار ہیں؟! ہم کو تو علم نہیں تھا
کہا بندہ گنہ گار سیہ کار ہے۔ میںنے کہا تو آپ ایسے
بدکار اور سیہ کار ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ سے بات نہیں
کرتا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی۔ اور یہ کہ آپ نے
تمام نیکیاں کیں اور پھر بھی اللہ تعالےٰ نہیں بولا گویا وہ
ظالم ہے۔ آپ نے تو بڑا ظلم کیا کہ اللہ تعالےٰ پر بدظنی
کی پھر وہ کس طرح بولتا۔ کہا ہاں یہی سبب ہے۔ میںنے
کہا تو پھر قصور تو آپ ہی کا ہے۔ ملائکہ اسباب الٰہی میں
سے ایک اسباب ہیں اور کتب الٰہیہ انسان کو آگاہ کرنے
کے لئے بھیجی گئی ہیں اور انسان کو سچائی سمجھانے کیلئے
نازل ہوئی ہیں۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ
حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ حق
تقویٰ کا ادا کرو اللہ تعالےٰ کی ذات پاک مقدس مطہر ہر
عیب سے بری ہے۔ وہ یکتا ہے اپنے اوصاف ومحامد میں
سے یکتا ہے اللہ جلشانہ کے افعال وعبادات وتعظیمات
میں کوئی بھی شریک نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ میری
تحقیقات اور سمجھ نے جہاں تک کام دیا ہے قرآن کریم
جیسی کتاب میں نے نہ دیکھی نہ سنی اور نہ کسی منہ سے
کوئی چیز ایسی مجھ تک پہنچی۔ ایک مشہور برہمو یہاں آئے
میں نے اُن سے کہا کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟ کہا کہ
ہر ایک مذہب کی اچھی بات ہم لے لیتے ہیں۔ میں نے
کہا بڑا اعلےٰ سے اعلےٰ اصل آپ کا کیا کیا ہے۔ کہا دُعا
اور یہی تمام مذاہب میں بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ میں نے
کہا آپ نے تمام مذاہب کی دُعاؤں کا انتخاب کیا ہے
اُن میں اتفاق رائے سے جو سب سے اعلےٰ دُعا ہو وہ
مجھ کو سُناؤ۔ کہنے لگے آپ اپنی دُعا سنائیں میں نے کہا
آپ نے تو تمام مذاہب کی دُعاؤں کا انتخاب کیا ہے
تعجب ہے کہ اسلام کی دُعاؤں کو نہیں جانتے۔ کہا ہاں
یہ غلطی تو ہے۔ پھر کہنے لگا کہ جنرل بوتھ نے دس گھنٹے
دعا مانگی اور میرے سامنے مانگی۔ میں نے کہا اُس دُعا
کا کوئی فقرہ آپ دس سکنڈ میں سنا دیں۔ کہنے لگا دُور
سے آواز نہیں آتی تھی۔ مَیں نے کہا ممکن ہے وہ شراب
کے نشہ میں سو رہا ہو۔ غرض وہ اِدھر نہ آیا یہی کہتا رہا کہ
بڑی جماعت کا مقتدا ہے۔ مَیں نے کہا اُس نے کوئی دُعا
نہیں کی ورنہ ایک فقرہ ہی سناؤ۔ میں نے کہا ہمارے
نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو
ایک آیت اونچی پڑھ دیتے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ
فلاں سورۃ پڑھتے ہیں۔ انجیل میں مسیح کی آخری دُعا تو
یہی ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اوخدا تو نے مجھ کو
کیوں چھوڑ دیا۔ میں نے اُس کو بہت مجبور کیا کہ اپنی
دعا مجھ کو سُناؤ لیکن اُس نے کہا پہلے آپ سُنائیں۔
پیچھے میں سُناؤں گا۔ میں نے کہا اچھا آؤ پہلے ہماری
ہی دُعا سنو پھر میں نے سورۃ فاتحہ اُنھیں (ہندوؤں کی)
زبان میں جو مجھ کو کچھ آتی ہے ترجمہ کرکے سنائی۔ سُنکر فوراً
نوٹ بک نکالکر کہنے لگا کہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھدیں
اس جیسی تو کوئی دُعا ہو ہی نہیں سکتی۔ میں نے کہا اب تم
سناؤ کہا کہ مجھ کو تو اب اُن تمام دُعاؤں سے شرم آتی ہے
اس دُعا کے مقابلہ میں ہرگز کوئی دُعا سنانے کے قابل ہے
ہی نہیں۔ ہم پر کیا احسان ہُوا ہے۔ کیا شان ہے اس
کتاب کی جسکی تعریف ہے لا یاتیہ الباطل من
بین یدیہ ولا من خلفہ . . . . . تنزیل
من رب العالمین۔ اسکے آگے پیچھے بطلان آسکتا
ہی نہیں سب تحقیقاتوں کے مقابلہ میں یہی قرآن ہے
آیندہ جو ہونگی اُن کے لئے بھی یہی قرآن ہے رب العالمین
کی یہ تنزیل ہے۔ بہت سے لوگ انجمنیں بناتے ہیں
وہ کیوں کامیاب نہیں ہوتے؟ وجہ یہ ہے کہ وہ پہلے
اصل الاصول میں لا الٰہ الا اللہ کو نہیں رکھتے۔ کوئی
ہمدردئ حیوانات۔ کوئی موت فنڈ۔ کوئی زندگی کا بیمہ۔
اگر سب سے مقدم خدا تعالےٰ کو کر لیتے تو خدا تعالےٰ اُن
کو مقدم کرلیتا۔ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔
تم فرمانبردار ہو کر مرو +

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ اللہ تعالےٰ
نے الزام کے طور پر ہر مدرسہ میں رسہ کھینچنے کا ایک
انتظام کیا ہے۔ یہ رسہ میری سمجھ میں اس لئے بنایا گیا
ہے کہ اس آیت کیطرف توجہ ہو۔ یہ جناب الٰہی کا رسہ
قرآن کریم آگیا۔ ایک طرف تمام دشمنان خدا اور اعداء
نبی کریمؐ اس کو کھینچنا چاہتے ہیں۔ کوئی تاریخی طور پر۔
کوئی سائنس اور مشاہدہ کے ذریعہ سے الزام لگانا
چاہتا ہے کوئی اس کوشش میں ہے کہ اسکے اسباب
کے نتائج کا خلاف کیا جائے۔ خدا تعالےٰ اور اسکے
نبیوں کے منکر ایک طرف کھینچتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو

حکم ہے کہ تم ایکدم اپنا سارا زور لگاؤ کیونکہ اس میں تمہارا بچاؤ ہے اس میں تو اتفاق کر لو ولا تفرقوا تفرقے چھوڑ دو۔ آپس میں محبت بڑھاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان محبت ڈالی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا تم پر فضل ہوا ہے تم لوگ کس طرح آپس میں عداوت رکھتے تھے جناب الہٰی نے تم میں اُلفتیں پیدا کر دی ہیں اندرونی مذاہب میں شیعہ تمام اصحاب کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور خوارج اہل بیت کو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہارے درمیان اُلفتیں پیدا کر دی ہیں تو کم سے کم سورۂ آل عمران کے زمانہ میں جسقدر صحابہ تھے وہ تو سب ضرور آپس میں محبت رکھتے تھے جو اسکے خلاف کہتا ہے وہ قرآن کریم کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے الّفَ کے بعد اخوانا فرمایا ہے کیونکہ کبھی کبھی بھائیوں میں کدورتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ اس جماعت صحابہ کو اللہ تعالےٰ نے بہت معزز کیا ہے اگر ان میں اختلاف ہوتا تو تمام بلاد کے فتوحات کس طرح ہوتے اگر وہ ایک نہ ہوتے تو لا الہ الا اللہ کے خلاف ہوتا۔ مینے اپنے ایک دوست سے کہا بھلا تم کلینی تو پڑھ کر دیکھو۔ کیا اپنی تردید کے لئے یہی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل کو یاد کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کون کون لوگ تھے حبشیوں میں بلال۔ رومیوں میں صہیب۔ حسن بصری جیسے بصرہ کے۔ یہ اشارہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کو ماننے کے لئے ہم نے عرب و عجم کی مخلوق ایک کر دی ہے ÷

کنتم علےٰ شفا حفرۃ من النار۔ تم ایک آگ کے گڑھے پر تھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ باتیں اس لئے سُنائی ہیں کہ تم ہدایت پاؤ۔ اب بھی دیکھو لوگ باہم کسقدر نفار میں تھے۔ مقلد غیر مقلد شیعہ۔ خارجی۔ ایک گاؤں قادیان میں ہم کو اللہ تعالےٰ نے جمع کر دیا۔ نمونے دکھا دیئے۔ اب بھی وہی بن سکتے ہو جو پہلے صحابہ کرام بنے۔ یہ باتیں کیوں سُناتا ہے ؟ لعلکم تھتدون۔ اب تم سوچو۔ حضرت صاحبؑ کیوں آئے تھے ؟ کیا غرض تھی کیا کام تھا۔ کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ بہت سے لوگ یہ کہدینگے۔ وفات مسیحؑ کا مسئلہ حل کر دیا۔ وفات مسیحؑ کے سارے صحابہ۔ سارے آئمہ قائل ہیں۔ بیشک بطور غلطی کے یہ مسئلہ بھی تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر فوت ہوئے ایک مسیح علیہ السلام بھی فوت ہو گئے تو کیا ہوا۔ حضرت صاحبؑ ایک خاص غرض کے لئے آئے تھے۔ وہ غرض دین کو دُنیا پر مقدم کرنا تھی لوگوں نے دُنیا کو دین پر مقدم کیا ہے اور ایسا مقدم کیا ہے کہ قرآن شریف کو کچہریوں میں جھوٹی قسمیں کھانے کا آلہ بنایا گیا ہے۔ دھوکا دینے کے لئے قرآن شریف کو ذریعہ بنایا گیا ہے۔ ایک شخص کی کوہاٹ میں بدلی ہوئی۔ بڑا موٹا قرآن شریف اور ایک بڑی سی رحل اُس نے خریدی۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو قرآن کریم سے بڑی محبت ہے۔ کہنے لگا کہ سفر میں تو یہ میری گاڑی کا پائدان ہوگا اور وہاں جاکر رحل پر رکھدونگا سرحدی لوگ مجھ کو بڑا دیندار سمجھیں گے۔ میں قرآن شریف کو مانتا نہیں ہوں۔ اگر خشیۃ اللہ ہو۔ اگر تقوےٰ ہو۔ اگر انسان کا خدا تعالےٰ پر ایمان ہو۔ اگر مرنے کا اُس کو خیال ہو تو یہ جھوٹ۔ یہ دغا۔ یہ فریب۔ یہ جعلسازیاں۔ یہ بدمعاشیاں۔ یہ لین دین میں بدمعاملگی کیوں ہو۔ تم خوب یاد رکھو کہ صرف منہ سے کہہ دینے سے آدمی مسلمان نہیں بنتا۔ منہ سے مسلمان تو منافق بھی بن سکتا ہے۔ تقویٰ اور عمل سے آدمی مومن بن سکتا ہے اگر دُنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہو۔ اگر اپنے اغراض کو پورا کرنے کے لئے دغا فریب اور بدمعاشیوں کو روا رکھتے ہو تو یہ کوئی عقلمندی نہیں۔ ہمارے بزرگوں کے مکانات عرب میں بھی ہونگے کیونکہ وہ عرب سے آئے تھے پھر اُنھوں نے بلخ میں کابل میں مکانات بنائے۔ پشاور اور یوسف زئی کے علاقہ میں وہ رہے پھر لاہور میں قصور میں مکانات بنائے پھر کھنی وال (علاقہ بہاولپور) اور میانوالی سکونت اختیار کی بھیرہ میں خود مینے اپنے ہاتھ سے مکانات بنائے۔ ان سب مقامات میں ہمارے مکانات تھے۔ پھر یہاں (قادیان) بھی مینے مکانات بنائے پھر کیا ان مکانوں کو میں سر پر اٹھا کر لے جاؤں گا ؟ مومن دین کو دُنیا پر مقدم رکھتا ہے دُنیا کو مقدم نہیں کرتا۔ یہہ معاہدہ کرنا کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا۔ اور جب معاملہ پڑے یا کوئی مقدمہ آجائے تو دُنیا کو مقدم کر لیا۔ بھلا یہ معاہدہ ہی کیا ہوا۔ قرآن شریف میں ورثہ کا بیان فرماتے ہوئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تلک حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین۔ یہ میری حد بندی ہے جو میری حد بندی پر نہ چلے گا میں اُس کو ذلیل کر دونگا۔ اب اپنے اپنے گاؤں کے حالات پر غور کرو۔ عورتوں کو حقوق کس قدر دیئے جاتے ہیں۔ تم لوگ اکثر عورتوں کو حصہ نہیں دیتے۔ عورت کی بھلائی کا قانون سوائے قرآن کریم کے اور کہیں دُنیا میں ہے ہی نہیں مینے بڑے بڑے واقف کاروں سے پوچھا ہے۔ لنڈن میں بھی عورتوں کی بھلائی کا کوئی قانون نہیں نکلا۔ ایک خاوند نہ چھوڑنا چاہے نہ رکھنا چاہے۔ اب عورت مجبور ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہ نان و نفقہ کی ڈگری حاصل کرے پھر اُس ڈگری کا اجرا کرانا دشوار۔ مینے بڑی کوشش اور تلاش کے بعد بھی کوئی قانون ایسا نہیں دیکھا جس میں عورتوں کے حقوق کا لحاظ کیا گیا ہو۔ قرآن کے قاعدے خود مسلمانوں ہی نے چھوڑ دیئے ہیں۔ لھن مثل الذی علیھن۔ عورت کی بہتری کے سامان اُسی قدر ہیں جس قدر تمہارے۔ ایک عورت مجھ سے کہنے لگی آپکے قاعدے کے موافق آدھا مال خاوند کا ہے اور آدھا بیوی کا۔ مگر اب تو تمام گھر کی مالک میں ہی ہوں۔ مینے کہا کبھی تمہارے میاں تم پر ناراض بھی ہوئے ہیں۔ کہا ہاں ایک مرتبہ ناراض ہوئے تھے چوٹی پکڑ کر گھر سے باہر نکالدیا تھا۔ مینے کہا کبھی تم نے بھی اس کو گھر سے نکالدیا ہے یا تم صرف حفاظت ہی کرتی ہو۔ اور دخل کچھ بھی نہیں۔ کہنے لگی ہاں اب سمجھ گئی ہوں۔ ہمارے ملک والوں نے عورت کا نام جوتی رکھا ہے۔ حق وراثت میں کوئی حصہ اُسکے لئے قائم نہیں ÷

ایک عورت نے مجھ کو خط لکھا کہ مہدی بھی آیا مسیح بھی آیا تو ہم کیوں مانیں اُس نے ہمارا کیا کام کیا ؟ مینے اُس کو لکھا کہ مسیح علیہ السلام قرآن کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔ اُس نے لکھا کہ میرا خاوند قسم کھاتا ہے کہ میں تم کو کبھی سکھ کی حالت میں نہ دیکھوں گا۔ مینے حضرت صاحبؑ سے عرض کیا آپ ہنس پڑے اور کہا کہ لوگ قرآن مانیں۔ مینے اُس عورت کو لکھدیا کہ تم چالیس دن سچی استغفار اور توبہ کرو یا وہ مرجائے گا یا تمہارا چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ جلشانہ نے تمہارے لئے ایسا واعظ بھیجا کہ دین کو دُنیا

پر مقدم کرو۔ ہم نے لوگوں کے کفر کے فتوے بھی اپنے اوپر لئے پھر بھی اگر تمہارے معاملات صاف نہیں تو تم نے دین کو دُنیا پر مقدم کہاں کیا۔ ایک اور مشکل پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو لوگ معاہدہ کر کے خلاف کرتے ہیں ہم نے اُن کی یہ سزا رکھی ہے کہ وہ منافق ہو کر مرتے ہیں۔ اب ہم نے بھی تو اتنا بڑا معاہدہ (اقرار بیعت) کیا ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت میں منافق ہوں میرا جی چاہتا ہے کہ میری بات کے سُننے والے عمل کرنے والے ہوں۔ یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ منافق اکٹھے ہو جائیں۔ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ۔ بلکہ اس عہدہ پر آکر مجھ کو خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے جو پہلے نہیں ہوتا تھا۔ ایک سائل آتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں ابھی جاتا ہوں اور میرے پاس خرچ سفر نہیں اب میں اُس سے یہ کہاں کہہ سکتا ہوں کہ میری چٹھی بنام انجمن لے جاؤ۔ انجمن کہیگی مہینہ کے بعد ہمارا اجلاس ہوگا پھر بڑے اہلکار چھوٹے اہلکاروں کے نام حکم لکھینگے اور اس طرح اس کی تعمیل میں مہینے گذر جائینگے اور وہ فوراً رخصت ہونا چاہتا ہے۔ مَیں نے اس دکھ کو بڑا محسوس کیا ہے۔ جب دُنیا کے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے تم کو نمبردار بنایا ہے آپ کا ماہوار خرچ کیا ہوگا؟ مَیں نے کہا اے مولیٰ! تو نے مجھے کبھی کسی کا محتاج نہیں بنایا۔ اور موت کے قریب بندوں کا محتاج بناتے ہو!؟ مجھ کو بڑا مزا آیا جب کہ مَیں نے ایک آدمی سے کچھ مانگا چند عرصہ کے بعد اُس نے کہا میں تو بھول ہی گیا۔ میرا ایمان بہت بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا ہی فضل کیا ہے اور وہاں سے رزق دیا جہاں سے میرا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ باقی یہ کہ میں دو چار عربی کے فقرے اور ضرب الامثال بیان کروں۔ اسکی ضرورت نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ لالچ دغا۔ شرارت بالکل نہ کرو۔ قرآن کا سمجھنا بڑا ضروری ہے سمجھکر اُس پر عمل کرنا اور جناب الٰہی سے دُعا مانگنا کہ اسی پر خاتمہ بالخیر ہو۔ یورپ میں بہت کتابیں نکلی ہیں کہ اگر نمونہ کے طور پر صرف انکے ٹائٹل پیج کیا اگر انکے ناموں کی فہرست بھی پڑھنا چاہیں تو طاقت نہیں۔ اُن سب کے بالمقابل قرآن شریف کو پڑھو یہ سب پر غالب اور سب سے بڑھ کر رہے گا۔ اس کتاب قرآن کریم کا ایک نمونہ دُنیا میں آیا اُس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ اُس نے قرآن کریم پر عمل کر کے دکھا دیا کہ اس پر عمل کرنا انسان کی طاقت سے باہر نہیں۔ پھر آپ ہی عمل نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین سے بھی عمل کرا کر دکھا دیا حضرت عبد اللہ بن مسعود کا مسجد کے قریب سے گذر ہُوا اُسوقت حضور نبی کریمؐ خطبہ پڑھ رہے تھے آپؐ نے لوگوں کو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے گلی میں اس آواز کو سُنا وہیں بیٹھ گئے کسی نے پوچھا یہ کیا کیا۔ آپؓ نے کہا شاید مسجد میں جانے تک جان نکل جائے اور حکم کی تعمیل رہ جائے۔ کیا فرمانبرداری تھی! پھر اس فرمانبرداری کے ساتھ ایک دعویٰ بھی ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو تم میرے تابع ہو جاؤ اللہ تعالےٰ تم سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کا محبوب بنکر انسان کو ذلت و رسوائی اور ناکامی نہیں ہو سکتی اور آدمی ذلیل ترین کبھی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا اتباع نبی کریم پر منحصر ہے اور وہ اتباع انسان کر سکتا ہے۔ اس اتباع کے لئے صحابہ کرامؓ کا نمونہ موجود ہے اور تم سب کر سکتے ہو۔ مَیں نے بارہا قرآن کریم اس غرض سے پڑھا ہے کہ اس میں کوئی ایسا بھی حکم ہے جس پر ہم عمل نہیں کر سکتے مگر مَیں نے کوئی قرآنی حکم ایسا نہیں دیکھا جس پر عمل کرنا دشوار ہو۔ قرآن کریم کے خلاف عمل کرنے میں روپیہ بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی فرمانبرداری میں روپیہ بھی زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ امریکہ جانے کا خرچ۔ پیرس۔ جرمن۔ لنڈن جانے کا خرچ اور اسکے مقابلہ میں مکہ جانے کا خرچ دیکھو۔ ناٹک کے خرچ اور اُسترے کے خرچ کا مقابلہ کرو۔ روزے اور شراب کے خرچ کا مقابلہ کرو پتہ لگ جائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں انسان جناب الٰہی کا محبوب بن سکتا ہے مجھ کو آجتک کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی کہ جناب الٰہی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں تکلیف ہو۔ ابھی چند روز ہوئے مَیں نے ایک کتاب پڑھی اُس میں چوہڑوں کا نام حلال خور پڑھ کر قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی چونکہ مسلمان سود خوار جعلسازی سے حرام کھانے والے۔ جھوٹ سے حرام کھانے والے ہر قسم کے حرام خور بن گئے اور وہ تو ایک ہی حرام کھاتے ہیں اس لئے اُن کا نام حلال خور رکھا۔ وہیں جہلم کے ایک مقدمہ میں وکیل نے مہر معجل کی جگہ مہر موجل اور موجل کی جگہ معجل پڑھ کر قانونی میں دکھا دیا۔ انگریزی پڑھے ہوئے آدمی دونوں لفظوں میں مشکل سے فرق سمجھ سکتے ہیں۔ آخر جج دھوکا کھا گیا اور غلط فیصلہ لکھدیا۔ باہر نکلکر ایک آدمی نے اُس وکیل سے کہا کہ یہ تو تم نے بڑا دھوکا دیا وہ کہنے لگا یہی تو ہمارا کمال ہے ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ فلاں خاندان میں مقدمات ہونے والے ہیں آپ کوشش کردیں کہ فلاں وکیل فلاں جانب پیروی کرے۔ مَیں نے مقدمات کا حال سُنا کہ ماں بیٹے میں جھگڑا ہونے والا ہے مَیں نے کہا کہ جب ماں بیٹے کا معاملہ ہے تو مقدمات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مقدمہ تو ہم ضرور کرا دیں گے مگر اندیشہ صرف اس قدر ہے کہ محنت تو ہم کریں اور پھل کوئی اور کھا جائے۔ میں نے کہا کہ بس اب پھر میرے پاس نہ آنا۔ کہنے لگا کہ یہ تو ہم شرط باندھ کر کہتے ہیں کہ ضرور لڑا دینگے۔ دیکھو تو سہی کیسے مشکلات ہیں دین کو دُنیا پر مقدم کرنا کس قدر دشوار ہے۔ نفاق کس قدر بڑھ گیا ہے * میرا ایک دوست تھا میں اس کے مکان پر اس سے ملنے گیا وہ پہلے سے ایک شخص کو کچھ نصیحت کر رہا تھا۔ میرے پہنچنے پر اُس شخص نے کہا کہ اچھا اب رخصت ہوتا ہوں میرے اُس دوست نے کہا کہ اچھا رخصت مگر ہماری نصیحت کو بھولنا نہیں۔ وہ چلا گیا تو مَیں نے پوچھا کہ آپ نے کیا نصیحت کی ہے کہا مَیں نے اُس کو سمجھایا ہے کہ تم جہاں تبدیل ہو کر جاتے ہو وہاں سب سے ملنا اور دل میں کینہ رکھنا فلاں فلاں اشخاص سے خوب دوستی پیدا کر کے اُن کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دینا۔ مَیں نے کہا یہ آپ نے خوب نصیحت کی یعنی نفاق کی تعلیم دی۔ کہا یہ پالیسی ہے۔ مَیں نے کہا آپ عالم فاضل ہیں ذرا پالیسی کے معنے بتا دیجئے کہ پالیسی اور نفاق میں کیا فرق ہے کہا آپ نہیں جانتے۔ دُنیا میں غفلت بہت بڑھ گئی ہے۔ میرا ایک دوست اور شاگرد تھا اُس نے ایک انگریزی واں شخص سے کہا کہ ہم کو بھی اپنی سوسائٹی میں شریک کرلو۔ وہ انگریزی واں انگریزوں کی سوسائٹی میں شامل تھا اُن میں ایک بات تھی اُس نے اُن مولوی

صاحب سے کہا کہ آپ ایک سوٹ باقاعدہ بنوائیں تو آپ کو برات میں شریک کریں۔ انکے پاس ستر روپیہ تھے وہ اُس کو دیدیئے اُس نے ستر روپیہ میں اُن کو ایک باقاعدہ سوٹ بنوا دیا اور اپنے ہمراہ برات میں لیگیا جب برات پہنچی تو وہاں شکار کے لئے سب لوگ گئے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ شکار کا سوٹ پہن لیں۔ انھوں نے کہا میرے پاس تو وہی ستر روپیہ تھے اور تو کوئی سوٹ نہیں ہے۔ اسی طرح وہاں فٹ بال کا علیحدہ سوٹ چاہیئے تھا۔ کھانے کا علیحدہ سوٹ تھا۔ انکے دوست نے کہا کہ مولوی صاحب آپ بیمار بن جائیں اور لحاف اوڑھ کر لیٹ جائیں۔ وہاں تین دن برات ٹھیری۔ اور مولوی صاحب بیمار بنے پڑے رہے جب برات رخصت ہوئی تو مولوی صاحب تندرست ہوگئے اور اُن کا وہ سوٹ کام آیا۔ افسوس اُن کو جھوٹ ہی بولنا پڑا۔ اسلام پر کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ جو لوگ کراچی۔ بغداد۔ دیار بکر۔ جرمن۔ آسٹریا وغیرہ ہوتے ہوئے لنڈن پہنچے اور پھر فرانس ہوتے ہوئے مصر کی سیر کرتے ہوئے گھر آئے ہیں میں نے اُن سے حالات پوچھے ہیں اور دریافت کیا ہے کہ رستہ میں کوئی آواز سُنی ہے کہ مکہ بھی ایک شہر ہے؟ کہا کچھ خیال ہی نہیں آیا۔ افسوس کس قدر غفلت اور نفاق ہے اور کس قدر مداہنت ہے۔ سود کے رسالے لکھے ہیں کہ جائز ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اگر سود نہ لینے کا تیرا مسئلہ مان لیا جائے تو دُنیا برباد ہو جائے۔ میں نے کہا تیرہ سو برس سے تو دُنیا برباد ہوئی نہیں اب برباد ہو جائیگی؟ ایک مرتبہ ہمارے بورڈنگ کے بعض لڑکوں نے عرضی دی کہ آپ ہم کو اجازت دیں کہ صبح کی نماز تیمم سے پڑھ لیا کریں یا نماز معاف ہی کرا دیں۔ میں نے کہا پانی گرم ہو سکتا ہے جواب دیا کہ وضو سے نکٹائی خراب ہو جاتی ہے۔ آجکل جھوٹا گواہ بنالینا ایک معمولی سی بات ہے۔ ایک واعظ اٹیرلیا تک تو جاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ لا اسئلکم علیہ اجرا۔ حالانکہ خدائے تعالےٰ کی راہ میں ایک کوڑی خرچ کرنے سے کروڑوں حاصل ہوتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ماجد نے اگر نبی کریمؐ کی کوئی خدمت کی ہے تو یہی کہ نبی کریمؐ کی دس بارہ برس مشکلات میں مدد کی۔ آج کوئی دیکھے کہ ایک سیدانی کے پیٹ سے

بچہ نکلتے ہی سید کہلاتا ہے اور قیامت تک کے لئے یہ فخر حاصل ہے۔ قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ تم میں اختلاف کیوں ہے۔ فلما نسوا ماذکروا به اغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامه۔ جب ہمارے حکم کو بھول گئے تو ہم نے انکے درمیان بغض ڈالدیا۔ اپنے گھروں کو دیکھو اپنی برادری کو دیکھو اور دُکھ سے کہتا ہوں کہ بعض بعض احمدیوں کو بھی دیکھو کہ انمیں بغض اور کینہ موجود ہے۔ ابھی تم کچھ ہوئے بھی نہیں پھر بھی تم میں وہی فساد ہے۔ جو پہلے تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو بغض اور عداوت پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارے اندر بغض اور عداوت ہے تو تم نے اللہ تعالےٰ کی نصیحتوں کو چھوڑ دیا۔ ایک جگہ آتا ہے کہ کفار کو فجار کے عذاب دینے کے لئے ہم نے پیدا کیا۔ تمہارے مکان کی ذرا سی زمین تمہارے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے تو تمہاری جان نکل جاتی ہے لیکن ملکوں پر ملک تمہارے قبضہ سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔ سمرقند۔ بخارا۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ مصر۔ مسقط۔ زنجبار۔ مراکش۔ ٹیونس۔ طرابلس۔ ایران وغیرہ بارہ سلطنتیں مسلمانوں کی ہیں جو دیکھتے دیکھتے تباہ ہوئیں اور اب قسطنطنیہ پر بھی دانت ہے۔ یہ کیوں ہُوا؟ قرآن میں اس کا سبب لکھا ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم۔ باہم جھگڑے چھوڑ دو تم سُست ہو جاؤ گے تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔ یہ سب کچھ تم نے دیکھ لیا ہے۔ تم کہو گے ہم نے طرابلس میں چندہ دیا۔ بیشک نیک کام کیا لیکن اصل چیز تو خشیۃ اللہ تھی۔ تمہارے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہوئی۔ تم نے قرآن کے جوے کے نیچے اپنی گردن کو رکھا؟ اس کا جواب نہیں۔ میرے ڈیرے میں لوگ بعض اوقات گھبرائے ہوئے آتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہے۔ میرا بچہ بیمار ہے۔ میرا بھائی بیمار ہے۔ جب ان کو دیکھتا ہوں تو بے دین بیٹے بہنوں سے پوچھا ہے کہ تم کو ان کی بیدینی کا بھی غم ہے؟ کیا اسکے بے دین ہونے کا فکر نہیں مگر اس کے درد کا فکر ہے۔ جسمانی امراض۔ لباس۔ خوراک۔ مکانات کا تو فکر ہے لیکن رُوحانی امراض کا مطلق فکر نہیں۔ کیا انبیاء علیہم السلام دنیا میں عبث آئے

تھے؟ شکر کے مقام میں ہر جگہ شکر ادا کرو اور صبر سے بھی کام لیا کرو۔ ہر جگہ خدا تعالےٰ پر ہی دعویٰ کرتے ہو کہ ہمارے ساتھ یہ نہیں کیا یہ نہیں کیا۔ اسکے احسانات و انعامات کو سوچو۔ اب مجھ کو خطرہ ہو رہا ہے کہ لوگ صبح سے لکچر سُن رہے ہیں بہت سے لوگوں کو پیشاب پاخانے کی بھی حاجت ہو گی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو توفیق دی تو پھر سُناؤنگا۔ اسوقت آیت کو پورا نہیں کر سکا۔ اس کا قاعدہ آگے بتاتا ہے کہ تم مفلح کس طرح ہو سکتے ہو ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون کچھ آدمی بناؤ جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائیں جب تک ایسی جماعت تم میں نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔ تم کو ملالت نہ ہو اس واسطے اس تقریر کو ادھورا ہی چھوڑتا ہوں اللہ تعالےٰ تم کو اس بات کی توفیق دے کہ قرآن کریم تمہارا دستور العمل ہو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرنے میں خوب کوشاں رہو۔ تمہارا خاتمہ اسی میں ہو مجھ کو کوئی دُنیا کی غرض نہیں تم کو بہت سے درد سے سمجھاتا ہوں اگر وقت اور ہوتا تو یہ رکوع پورا کرتا ؁

ہاں! ایک بات اور بھی ہے۔ میں نے سُنا ہے کہ لاہور میں لکچر ہوئے ہیں عیسائیوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ہماری سلطنت بڑھنے کا سبب اتباع انجیل ہے۔ میں نے انجیل کو دیکھا ہے اُسی میں یہ نکتہ حل کیا ہُوا ہے کہ شیطان نے حضرت مسیحؑ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو سجدہ کروگے تو میں تم کو دُنیا کی تمام سلطنتیں دیدونگا حضرت مسیحؑ نے کہا کہ میں نہیں لیتا تو دُور ہو جا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یورپ والوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا ہے اور شیطان کے آگے سجدہ کر کے وہ سلطنتوں کے مالک ہو گئے ہیں۔ پھر انجیل میں لکھا ہے کہ اونٹ اگر سوئی کے ناکے سے نکل جائے تو یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں دولتمند کا گذر ہو۔ پھر ایک اور جگہ مسیحؑ نے فرمایا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر نہ رکھو آسمان پر سارا خزانہ رکھو۔ وغیرہ ان یورپین نے دیکھا کہ یوں تو بات نہیں بنتی شیطان کو سجدہ کرنے سے کام چل جاتا ہے مسیحؑ کی تعلیمات کے خلاف تمام معاہدات کو توڑ کر عمل کرنا شروع کر دیا۔ انجیل کی اسی قسم کی چند آیتیں جمع کر کے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ نکلجائے تو انشاء اللہ مفید ہو گا ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت صاحبزادہ حاجی مرزا محمود احمد صاحب اور اُن کے رفقا کی سفر حج سے مبارک مراجعت

"آج کا دوشنبہ مبارک دوشنبہ" اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت اور برکت کو لے کر ایسا چڑھا ہے کہ زمانہ اُسکی نوعیت اور کیفیت کی نظیر پیش کرنے سے اپنے قاصر رہنے کا اعتراف کر کے اہلاً و سہلاً اور مرحبا کے نعرے لگا رہا ہے۔ اور زبان حال سے چنگ و ارغن کو نہایت کاریگری سے سُر کرکے پیاروں کی خیر مقدم کے جانفزا ترانے گا رہا ہے۔ دارالامان کی مقدس زمین طرح طرح انوار ناستناہیہ سے پہلے ہی رشک گلستان بنی ہوئی تھی اور اس کے گلہائے بوقلموں شگفتہ ہو کر پژمردہ عالم کو اصلی بہار کی موجیں دکھلا رہے تھے اور نہالان چمن آباد اپنے طاقت اور لذت سے معمور ثمرات سے تڑپ رکھنے والوں کو مسرور فرما رہے تھے اور فراوان چشمہ ہائے آب حیات مرے اور مرجھائے دلوں کو زندگی بخشنے کے شوق میں پھوٹ پھوٹ کر اچھل رہے تھے اور تشنہ لبوں کی تشنگی مٹا رہے تھے لیکن آج اس پر بہار کا کچھ ایسا خوشگوار سماں چھایا ہے اور اسکے ہر گوشے پر الٰہی انوار اور برکات کا نزول کچھ ایسی خصوصیت سے ہوا ہے کہ جسے دیکھ کر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ گویا یہ جنت کا ایک قطعہ ہے جو کسی محبوب کی ویلکم کے لئے آراستہ کیا گیا ہے اور فیوض قدرت پناہی کا مضبوط اور مستحکم سلسلہ (اول بیعت سے لے کر مقام آخر تک بکمال طور پر قائم کر دیا گیا ہے۔ اور مقام آخر کی قوت زندگی کی کشش نے اُن تمام انوار اور برکات اور فیوض کو اُس اونچے گھر سے اونڈیل کر اپنے اندر لا جمع کیا ہے۔ اور اسکے حیات بخشی کے بے مثل کرشموں کو مدعیان زبان وری سے چھین کر ارض ہاری کے ساکنین کے ہاتھ سونپ دیا ہے +

آ! اے مبارک دوشنبہ تو

آج ہم کو کیا کچھ دکھا رہا ہے۔ ہم ہزار جان سے تجھ پر قربان کہ تیرے دیکھنے کا ہمیں شرف نصیب ہوا ہم تو تیرے پہلے سے ہی گرویدہ ہیں کہ تو نے ہمیں وہ مقدس مطہر اور پیارا چہرہ دکھایا تھا جو حقیقتاً میدان خدا نمائی کا سپہ سالار اور بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا مصداق ہوا ہے۔ فداہ روحی وابی وامی۔ آج اس گلستان بے خزاں کے مالک نے اس میں خاص تر و تازگی بخشنے کے لئے آبیاری فرمائی۔ آسمان کو حکم کیا کہ وہ ترشح سے گرد و غبار کو بٹھائے تا کہ یادگار محبوب اس سے تکلیف نہ اُٹھائے۔ اور یہ بھی تاکید فرما دی کہ کہیں زور سے نہ اُتر آئے کہ بدمزگی کا عالم نہ پھیل جائے۔ سبزہ و گیاہ سے لیکر سرو و شمشاد تک اور گل و برگ سے لیکر ثمر شاد و نہال تک سب میں ایک نئی جان منفوخ ہو گئی۔ اور اس نئی کیفیت میں مہک کا ٹھیک وہ سماں دکھائی دینے لگے کہ آنکھیں اور دل بے ساختہ قربان ہوئے جاتے ہیں +

آج تو باغبان کی اس طرف خاص توجہ ہو رہی ہے کہ گلکشوں میں "مبارک" "مبارک" کی سندیلیں بنوا دیں ہیں اور بیلوں کو دلکش قرینے سے لگا دیا ہے۔ اور ہر پودے کو خوب تراشا ہے اور روشوں کو خوب مصفا کر دیا ہے +

عزیزو! جانتے ہو یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے یہ تو اسکے پیارے مسیح موعود کے ایک لخت جگر **محمود احمد** اور اُسکے رفقا کی سفر حج سے مبارک مراجعت کے استقبال کی تقریب میں ہو رہا ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں سفر کرنے کے ایسے پُر امن و آرام اسباب و ذرائع نکل آئے ہیں کہ آپ سفروں کے پُرانے خطرات و مشکلات کا نام لینا بھی عیب کی بات ہے۔ اور تہذیب اور تکلفات ایسے مرتسم ہو رہے ہیں کہ استقبال اور خیر مقدموں کی رسمی اور رواجی کثرت نے ان کا سکہ دلوں پر ریا اور ملاحظہ اور رعب و سیاست کے پہلو سے بٹھایا ہوا ہے۔ اور خدا کے لئے سفر پر کمر ہمت باندھنے کا طریق قریباً مفقود ہے اور اسکی رضا جوئی کے لئے استقبال کرنا عام لوگوں کے نزدیک بے سود ہے +

لیکن ہمارے اس پیارے اور عزیز نے بخلاف رسم جہان موجودہ محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُسکے حرم کا حج کرنے کے لئے سفر اختیار کیا تھا۔ اور اُن کے ساتھی حضرت میر ناصر نواب اور مولوی فاضل عبدالمحی عرب صاحبان اس غرض سفر میں اُن کے شریک رفیق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس سفر کو قبولیت کی عزت بخشی ہے +

یہ حاجیوں کی مقدس جماعت کل آتوار کو بارہ بجے کے بعد لاہور پہنچی۔ اور وہاں رات بھر قیام فرما کر صبح امرتسر کی طرف روانہ ہوئی۔ لاہور کی جماعت نے نہایت اخلاص اور سچے تپاک سے استقبال کیا۔ اور خدمت کا حق ادا کیا۔ بعض مخلص تو قصور اور رائے ونڈ تک استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور بعض مشایعت کے لئے دارالامان تک ہمراہ آئے۔ امرتسر میں قریب تین گھنٹے قیام رہا اور جماعت امرتسر نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب والا تبار اور اُنکے ہمراہیوں کی خاطر و خدمت میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا +

امرتسر سے روانہ ہو کر بٹالہ پہنچے۔ بٹالہ میں حضرت ام المومنین معہ چند خدام و ممبران خاندان اپنے لخت جگر کو لانے کے لئے تشریف فرما تھیں اور بہت لوگ جماعت دارالامان سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ راستے میں موضع بدر دیوان کے تکیہ کی مسجد میں نماز ادا کی گئی اور وہاں سے روانہ ہو کر جب نہر پر پہنچے تو اُس جگہ پر کئی سو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ کے استقبال کے لئے پرے باندھے کھڑے تھے اور نیز معزز مدرسین اور اکثر احباب جماعت دارالامان بھی وہاں جمع تھے۔ رستے جوش اخلاص سے سلام مسنون

نا بمرد دعائے خیر مقدم بلند آواز سے کی- اور اہل مدرسہ کی طرف سے وہاں ٹی پارٹی دیگئی +

اس جگہ سے دارالامان تک تمام سڑک جماعت کے منتظرین سے بھری ہوئی تھی- اور شہر سے باہر ڈھاک کے درختوں کے متصل حضور خلیفۃ المسیح اور نواب صاحب تشریف فرما تھے- حضور خلیفۃ المسیح کے قویٰ عوارض اور تقاضائے عمر کے ضعیف ہوگئے ہیں لیکن اللہ اللہ آپ ایسے وسیع القلب اور شفیق المزاج اور قدر افزاء ہیں کہ آپ نے اپنی تکلیف کی ذرا پروا نہ کی اور اپنے عزیز بچے اور اُنکے رفقاء کے استقبال کے لئے محض ابتغاءً لمرضاۃ اللہ پیادہ تشریف لے گئے اور اُنھیں معانقے اور مصافحے کا شرف بخشا +

اس کے بعد تمام احباب سے مصافحہ کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب مسجد مبارک میں داخل ہوئے اور نفل پڑھ کر اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے +

ناظرین اس قدر عزت اور قدر افزائی خدائے زمین و آسمان نے اُنکے تقویٰ و طہارت اور اُن کے عمل میں سچے اخلاص کی بدولت عطا فرمائی ہے اور یہ خدا کا خاص فضل ہے- اللّٰھم زد فزد +

بالآخر ہم سچے دل سے حضرت خلیفۃ المسیح اور اُن کے اہلبیت اور حضرت اُم المومنین اور اُن کے اہل بیت اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب اور خود صاحبزادہ صاحب اور میر ناصر نواب صاحب اور عرب صاحب اور تمام جماعت احمدیہ کو اس حج کرنے پر اور باخیریت مراجعت اور کامیابی پر مبارک باد کہتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور فرمائے- آمین

معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم-

مکرمنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ- حضرت خلیفۃ المسیح نے خدا انھیں سلامت رکھے جب اپنی زبان فیض ترجمان سے کم از کم سات آدمیوں کی جماعت کو ایک خاص درس دینے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو میں نے اسی وقت اس خدمت کو اپنے ذمے لے کر تحریک شروع کر دی تھی اور قادیان سے آنے کے بعد ہی اپنے دوستوں کو لکھ رہا ہوں- جن دوستوں نے وعدہ کیا ہے انکے نام حسب ذیل ہیں آپ انھیں بدر میں شائع فرمادیں تاکہ اور دلوں میں بھی تحریک ہو +

(۱) مولانا غلام ربانی صاحب علیگڈھ کالج

(۲) مولانا نور الحسن صاحب " "

(۳) سید غلام مصطفےٰ صاحب " "

(۴) مولانا محمد عیسےٰ صاحب " "

(۵) سید عبدالحمید صاحب ورلے کالج سیالکوٹ

(۶) [illegible] دارالامان

اور دو غیر احمدی دوستوں نے وعدہ کیا ہے لیکن چاہتے ہیں کہ ہمارے متعلق حضرت صاحب سے اجازت لے لو- آپ کا کیا خیال ہے اور حضور خلیفۃ المسیح سے بھی عرض کردیں نیز اگر یہ درس اپریل میں شروع ہو تو ان نوجوانوں کے لئے جو مختلف کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں شریک ہونے کا موقعہ مل سکے گا- میں تو پانچ مہینوں کے لئے بالکل طیار ہوگیا ہوں انشاء اللہ تعالےٰ +

میں جن نوجوانوں کو لکھتا ہوں اُن سے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ قادیان میں جب آویں تو کچھ حصہ وقت بدر کو بھی دیں- اگر آپ حضور خلیفۃ المسیح سے غیر احمدی نوجوانوں کے لئے جو درس میں شریک ہونا چاہتے ہیں اجازت یعنی مناسب خیال فرماتے ہیں تو اجازت لیکر بدر میں شائع فرمادیویں اور یہ بھی کہ درس کب شروع ہوگا- والسلام

آپ کا غلام سید انعام

میرا پتہ یہ ہے- انعام اللہ- کانی شاب توپخانہ لاہور چھاونی

قرآن شریف پڑھنے والے احباب

اخی المکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میانوالی سے ہم یہ اشخاص یعنے غلام محمد ہیڈ ماسٹر- مولوی رحیم بخش تھرڈ ماسٹر اور منشی غلام نبی ورنیکلر ٹیچر موسم گرما کی رخصتوں کے ایام میں قرآن پڑھنے کے لئے طیار ہیں- اسی طرح اگر اور مدرس لوگ موسم گرما کی تعطیلوں میں فائدہ اُٹھانا چاہیں- تو حضرت صاحب کی خدمت میں یہ عرضداشت پیش کیا جاوے کہ ہم کو چھ ہفتہ کی رخصتوں میں کم از کم پندرہ سیپارے اوّل قرآن کے پڑھائے جاویں- امید ہے مدرس بہت شامل ہوجاوینگے- اور حضرت صاحب نے پندرہ سیپارے پڑھے ہوئے بھی ہمارے لئے نعمتِ عظمیٰ ثابت ہونگے- زندگی کا کوئی اعتبار نہیں- اور ہم نے انشاء اللہ ارادہ مصمم کر لیا ہے آپ کے اخبار میں جب یہ تحریک ہوگی- تو ہم پھر تاریخ مقررہ پر سکول بند کرانے کی کوشش کرائینگے- تاکہ دوسرے احباب کے ساتھ شامل ہوسکیں- اکثر سکول جولائی کے تیسرے ہفتہ میں بند ہوا کرتے ہیں- اس تجویز کو ضرور اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں- راقم غلام محمد ہیڈ ماسٹر

(۱) غلام نبی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی-

(۲) محمد رحیم بخش تھرڈ ماسٹر " "

(۳) غلام محمد ہیڈ ماسٹر " "

(۴) حیدر علی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول "

اس رقم کا مالک کون ہے؟

کسی صاحب کا ایک منی آرڈر مبلغ ۱۰/ روپے کا دفتر بدر میں وصول ہوا ہے- فرستندہ نے کوپن پر اپنا نام نہیں لکھا اور یہاں محرر کو اوپر سے نقل کرنا بھول گیا ہے اب رقم کس کے نام جمع کی جاوے تفصیل رقم یہ ہے:-

۷ ماہ کا چندہ ۱۲/ عمارت فنڈ ۱۴/
عید فنڈ ۲/ میزان ۱۰/ روپے

رقم دفتر محاسب میں جمع کرا دیگئی ہے +

تبدیل تاریخ

آل انڈیا ویدک اینڈ طبی کانفرنس کے جلسہ کی تاریخ بدلکر- یکم- دوم- اور سویم فروری ۱۹۱۳ء مقرر کی گئی ہے +

ایک بڑا مسیحی جال

ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی نے بریڈلا ہال لاہور میں چند لیکچر دیئے تھے۔ ان اشتہارات سے جو طلباء یونیورسٹی میں تقسیم کئے گئے۔ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اول الذکر صاحب ممالک غربیہ میں اور موخر الذکر صاحب ممالک شرقیہ میں پھر آئے ہیں۔ اور اُن کی غرض یہ ہے کہ دُنیا بھر کے طلباء کے دلوں پر اپنے خیالات نقش کریں۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کو موجودہ کشمکش سے آزادی حاصل کرنے میں مدد دینے کے لئے آئے ہیں۔ اُن کا یقین ہے کہ اُن کی کوشش سے یورپ۔ چین۔ اور جاپان کے طلباء کی پیاس دور ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ماٹ (Mott) صاحب ورلڈ سٹوڈنس کرسچن کے سکرٹری ہیں۔ (یعنے تمام دُنیا کے مسیحی طلباء کی سوسائٹی کے سکرٹری) +

(۲) لیکچروں کے اشتہارات کا عنوان "طلباء یونیورسٹی کے لئے پانچ خاص لیکچر تھا۔" ہال میں جانے کی اجازت بذریعہ ٹکٹ کے تھی۔ دیگر ذرائع کے علاوہ مختلف کالجوں کے پروفیسروں کے ذریعہ ٹکٹ ہر ایک طالب علم تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بلکہ کالجوں کے اکثر طلباء سے لیکچروں میں لازمی طور پر حاضر ہونے کے لئے دستخط بھی لئے گئے تھے۔ تقریباً تمام طلباء یونیورسٹی ان تقریروں کے موقعہ پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ بایں امید کہ وہاں کوئی تعلیمی مذاق کی باتیں سُنینگے۔ بہت سے طالبعلموں کا تو یہ خیال تھا کہ یہ لیکچر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ اشتہارات پر لیکچروں کے مضمونوں کا نام نہیں تھا +

(۳) میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ تقریریں کئی پہلوؤں سے دلچسپ تھیں۔ دونوں صاحب بہت فصیح اللسان تھے اگرچہ مسٹر ایڈی صاحب فصاحت میں زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ ان تقریروں میں فاضل لیکچراروں نے طلباء کی چند اخلاقی اور تمدنی برائیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ صرف بائبل اور یسوع کو خدا اور انسان اور نیز اُس کے مر کر جینے کو ماننے سے طلباء ترقی کے لئے عروج پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایک تقریر میں طلباء سے اناجیل اربعہ کا مطالعہ کرنے کا عہد کرانے کے لئے کارڈ تقسیم کئے گئے۔ تاکہ اُن پر دستخط کریں۔ چنانچہ چند طلباء نے اس قسم کا اقرار ان کارڈوں پر لکھ کر دیا +

(۴) ان تقریروں کے متعلق صرف ایک قابل افسوس بات ہے کہ اگرچہ لیکچرار صاحبان بڑے عالم و فاضل تھے اور اُن کو تمام دُنیا کے طلباء سے میل جول کرنے کا بہت موقع ملا۔ مگر پھر بھی انھوں نے دُنیا کے طلباء کے مختلف مذاہب کا غور سے مطالعہ نہیں کیا اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً انہیں طلباء عالم کو وعظ کرنے کے لئے مسیح کی الوہیت اور کفارہ سے بدرجہا بہتر خیالات مل سکتے تھے۔ عیسائیوں کے یہ خیالات پچھلے زمانہ کے توہمات کا بقیہ ہیں۔ اور اس معقول خیالات کے زمانہ میں اُن کو منوانا ناممکن ہے۔ مثلاً مسلمانوں اور موحدین کے آگے مسیح کی الوہیت اور تثلیث کا وعظ کہنا محض مضحکہ خیز ہے اور اُن کو ابتدائی زمانہ کے مذہبی خیالات کیطرف واپس بُلانا ہے۔ عیسائی صاحبان ابتدائی ہندو خیالات پر کسی ترقی کا ناز نہیں کر سکتے۔ جہاں کہ تین مورتی اور اوتاروں پر ایمان لانا پایا جاتا ہے اگر ہندو ابتدائی خیالات میں اور مذہب عیسوی کے خیالات میں کچھ فرق ہے تو وہ اس قدر ہے کہ ہندو اوتاروں مثلاً کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی مہاراج نے بہت بہادری کا زمانہ دکھلایا۔ مگر یسوع مسیح نے صلیب پر بہت ہی کمزوری دکھلائی۔ تثلیث کے متعلق تو اس قدر کہہ دینا کافی تھا۔ کہ ہندو طالب علم ایسا کمزور حساب میں نہیں ہوگا کہ ایک کو تین بار جمع کرے۔ پھر بھی ایک ہی خیال کرے۔ نہ ہی وہ کفارے کے عقیدہ کو سمجھ سکتا ہے۔ جو سکھاتا ہے کہ کسی کے سر تھوپنے سے دوسرے کی نجات ہو سکتی ہے +

(۵) یہ تقریریں ۱۱ ماہ حال کو ختم ہوئیں اور ساتھ ہی پنجاب بھر کے عیسائیوں کی ماٹ ایڈی کانفرنس ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشن (Young men Christian Association) میں ہوتی رہی جس میں ہندوستان میں عیسائیت کے پھیلانے کے سوال پر غور کیا +

(۶) اس وقت صرف ہندوستان میں ہی عیسائیت پھیلانے کے لئے پادری صاحبان جوش میں نہیں ہیں بلکہ تمام ایشیا میں مشنری جوق در جوق پہنچ رہے ہیں [illegible] سے عیسائیت یورپ کے [illegible] حصہ نے چھوڑ دی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ معقول خیالات کی پیروی کرنے لگ گئے ہیں اور عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ اور تثلیث پر یقین نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے پادری صاحبان نے ایشیا کو عیسائی کرنے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ جو کہ کامیابی حاصل کرنے والی تجویز معلوم ہوتی ہے +

(۷) اہل ایشیا کے لئے اب وقت ہے کہ اس بڑے مذہبی صلیبی حملہ کے خلاف بڑی مستعدی سے کام لیں۔ ہم سب مسلمانوں۔ برہموؤں۔ آریاؤں اور دیگر خدا پرست اصحاب کو جو اس براعظم ہندوستان میں بودوباش رکھتے ہیں۔ اس بڑے مذہبی خطرہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا بنانے کی اس بڑی تحریک کے خلاف سب متفق ہو کر کارروائی کریں +

(۸) ہم یہ بات ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یسوع نے خود خدائی کا دعوے نہیں کیا تھا۔ اور یہ اعتقاد صرف اناجیل اربعہ سے ملتا ہے۔ جو مسیح کی وفات کے بہت مدت بعد لکھی گئیں اور خود اکثر عیسائی صاحبان اور یورپین اہل الرائے لوگوں کے نزدیک بھی محرف و مبدل ہو چکی ہیں +

(۹) انجمن احمدیہ لاہور نے مفصلہ ذیل خط ان ہر دو پادری صاحبان یعنے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی کے نام لکھا۔ "لاہور کی احمدی جماعت جس کی طرف سے میں آپکو یہ چند سطور لکھنے کی جرات کرتا ہوں کہ آپ کے اور ڈاکٹر ماٹ صاحب کے ہم بہت ہی ممنون ہیں۔ کہ آپ نے اس دلچسپ تقریروں کی وجہ سے جو کہ آپ نے لاہور کے طلباء کی خاطر کی ہیں۔ دُنیا کے اہم مذہبی مسئلہ میں آپ کی گہری دلچسپی اور مختلف ممالک کے نوجوانوں کی طرف توجہ کرنے کی خواہش بہت ہی قابل تعریف ہے اور آپ کے لیکچروں کی طرز یقیناً اثر پذیر ہوگی۔ کہ لوگوں کو توجہ انسانی زندگی کے مدعا کے متعلق اہم مسائل کیطرف قائل ہو۔ انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کی اس کوشش کا شکریہ ادا کریں اور آپ سے دریافت کروں۔ کہ آپ اسلام اور عیسوی عقائد کے متعلق مباحثہ کرنا منظور فرمائیں گے۔ تاکہ دونوں مذاہب کی خوبیوں کا موازنہ ہو جائے۔ مباحثہ بالکل دوستانہ رنگ میں کیا جاوے گا۔ صرف اس غرض سے کہ لوگوں کو

انسانی زندگی اور خواہشات کے نشو ونماء کے متعلق ان دونوں مذاہب کی تعلیم اور عقائد سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے اور نیز عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ہو سکتی ہیں۔

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ایم۔ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور۔ }

ماٹ اور ایڈی صاحبان کے لیکچر

لاہور میں اسلام اور عیسویت پر ایک
مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز:۔

(۱) مسٹر جے جی ہارلے صاحب ایم۔اے نے جو ینگ مینز کریسچن ایسوسی ایشن لاہور کے سکرٹری ہیں اُس خط کا جواب دیا ہے جو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اور جس میں اسلام اور عیسویت کی اختلافی امور پر مباحثہ کی درخواست کی گئی ہے۔ مسٹر ہارلے صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور پر عام مباحثہ کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اب ہم نے پادری صاحب کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ کہ صاحب مذکور ہمارے ساتھ اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس قائم کرنے میں شریک ہوں جو کہ دُنیا کے دیگر مذہبی کانفرنسوں کی طرز و طریق پر ہو۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس تجویز میں ہمارے ساتھ متفق ہونگے۔ مسٹر ہارلے صاحب کے خط اور ہمارے جواب کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

(۲) ترجمہ چٹھی انگریزی ازجانب مسٹر ہارلے صاحب جو ہماری چٹھی کے جواب میں موصول ہوئی۔ مائی ڈیر سر مسٹر جی شروڈ ایڈی صاحب نے آپ کا خط مورخہ ۱۱ ماہِ حال مجھے دیا۔ وہ خود اُس کا جواب نہیں دے سکے۔ کیونکہ وہ اسی شام کو لاہور سے روانہ ہو گئے تھے اسی وجہ سے ان کے لئے یا ڈاکٹر صاحب کے لئے۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل ناممکن تھی۔ مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسٹر ایڈی صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر ہی دیتے۔ تو یا دلِ ناشاد ہی کرتے۔ کیونکہ ان معاملات پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ سوائے اسکے کہ عقلی مباحثات چھڑ جائیں۔ جو خواہ کیسے ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں نسبتاً مذہبی سپرٹ سے بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے لئے مناسب ہے کہ مشترکہ نیک کاموں میں متفق ہو جائیں اور زندہ خدا پر بھروسہ کریں تاکہ وہ ہمیں کامل سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے۔

(آپ کا مخلص جے جے ہارلے)

(۳) احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

مائی ڈیر سر ہارلے

میں آپ کے خط مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۲ء کیلئے آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مسٹر ایڈی اور ڈاکٹر ماٹ صاحبان ہمارے ساتھ مذہبی امورات پر دوستانہ مباحثہ کرنے کے لئے لاہور میں کچھ عرصہ بعد قیام نہ فرما سکے۔ اگر آپ کے خیال میں عام مباحثہ مفید نہیں ہے تو کسی اور صورت میں تبادلہ خیالات ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس طالبانِ سچائی کے لئے بہت ہی مفید ہے اور بابرکت ثابت ہوگی۔ مجوزہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منعقد ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اہم مضامین پر بحث ہونی چاہیئے۔ جیسے کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صداقت قرآن کریم۔ طرفین کے اہل علم ان مضامین پر تقریری یا تحریری روشنی ڈالیں۔ یہ مباحثات قرآن کریم اور بائبل پر مبنی ہوں۔ اور اُن کی زبان نہایت شائستہ اور سنجیدہ ہو۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کانفرنس میں پڑھے جانے سے پہلے مضامین کا ملاحظہ کیا کرے۔ ان تقریروں کو بعد ازاں کمیٹی شائع کرے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس طرح پر مذہب کی اعلےٰ واقفیت کے لئے ایک مفید لٹریچر طیار ہو جاوے گا۔

اگر آپ اپنی سوسائٹی سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز سے اتفاق ظاہر فرمائینگے تو انجمن احمدیہ آپ کے ساتھ خوشی سے تمام ضروری شرائط طے کرنے کو طیار ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری مراد ہرگز یہہ نہیں ہے کہ دونوں مذہبوں میں عناد پیدا کریں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دوستانہ طریق میں وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو ان ہر دو مذاہب کے اولوالعزم بانیوں کے افعال اور اقوال کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر ایسی کانفرنس کو بعد تجربہ مفید پاویں تو ہم بعد ازاں اسکو وسیع کرکے ہندو صاحبان اور دیگر مذاہب ہند کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ سر دست صرف اسلام اور عیسویت کو ہی شامل کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ ان دونوں مذاہب میں ایک حد تک مشابہت ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلدی ممنون فرماویں گے۔ (آپ کا صادق)

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ایم۔ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور }

تقریروں کا خلاصہ

چوہدری فتح محمد صاحب

کنتم خیر امة ۔۔۔۔۔۔ الخ
کی تلاوت کے بعد

فرمایا کہ میرے بھائیو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے جسکے معنے سلامتی اور امن ہیں۔ نہ صرف سلامتی و امن اپنی ہی ذات کے واسطے ہو۔ بلکہ خلقِ خدا کے واسطے بھی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھوں نے کہ مذہب اسلام ہم تک پہنچایا ہے۔ انھوں نے مومن کو کھجور سے تشبیہ دی ہے۔ یعنے جس طرح کہ کھجور سے لا انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن سے بھی بنی نوعِ انسان کے واسطے بے شمار فوائد کا ہونا ضروری ہے۔ محض ہمارا کام توحید کو مخلوقِ خدا تک پہنچانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی نمونہ بنکر دکھانا ہے توحید کے مسائل تو اکثر دیگر مذاہب بھی پیش کرتے ہیں مگر ہمیں ایسی طرز سے ان مسائل کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے جو کسی اصول پر مبنی ہوں اور لوگ قائل بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ انسان کے واسطے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے کیونکہ جتنے انبیاء ملہم ہوئے ہیں۔ وہ تمام حسن خلق رکھتے ہیں۔ گویا خوش خلق ہونا ان کی سچائی کا ایک معیار سمجھا جانا چاہیئے۔ مجھے کالج میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے بہت سے رسائل اپنے ملہم ہونے کے بارے میں ارسال کئے۔ مگر معلوم ہونے پر مجھے پتہ لگا کہ وہ اپنے گھر میں بہت بد اخلاق سمجھا جاتا ہے۔ تو جو گھر میں ہی بد اخلاق سمجھا جائے۔ وہ دوسروں کے واسطے کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے

ہوا کہ دیگر مدارس کا طریقہ تعلیم دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو بڑے لائق ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے ہر طرح سے پیش کر چکے ہیں۔ اُن مدارس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اسی غرض کے لئے مصر کے سفر کے واسطے میں نے ایک ماہ تک برابر استخارہ کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہ قابل نفرین حرکت ہے کہ میں عرب سے بھی آگے چلا جاؤں۔ اور حج نہ کروں۔ یہ بات مجھے بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور حج کا بھی ارادہ کیا۔ جب یہاں سے ہم بمبئی پہنچے تو عرب صاحب پر بحث ہوئی۔ پس یہی ایک بات خدا تعالے کی طرف سے ہم کو بیت اللہ لے جانے کی موجب ہوئی۔ مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا ؎

خدا کی دین کا موسےٰ سے پوچھیئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری مل جائے

انسانی تدابیر اور کوششیں خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالے کے فضل اور رحم کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے ہر بات کا نتیجہ اللہ اکبر یعنی خدا ہی سب سے بڑا ہے نکالا ہے ✦

راستہ میں عجیب عجیب طرح سے رکاوٹیں پیش آئیں اور تائیدات الٰہیہ بھی دیکھیں۔ غرض ہر خوشی اور ہر رنج میں یہی نتیجہ نکلا کہ اللہ اکبر۔ خدا ہی سب سے بڑا ہے ✦

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے ایک استاد تھے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالے عنہ کو چلتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ کبھی خدا نہ بننا۔ آپ نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ انسان خدا کیسے بنا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی کسی کامی پر نہ کُڑھنا۔ کیونکہ یہ صفت تو خدا ہی کی ہے کہ وہ جو چاہے سو کر گذرے۔ اگر انسان بھی اسی بات کی خواہش کرنے لگے کہ جو کچھ میں چاہوں وہ سب پورا ہو جائے۔ تو گویا وہ تو خدا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر کُڑھو گے تو گویا اپنے آپ کو بندہ نہیں سمجھو گے۔ تمام دُنیا کے علوم پڑھ لو۔ سائنس۔ فلسفہ پڑھ لو۔ تمام دُنیا کی سیر کر لو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✦

ایک دہریہ نے سوال کیا کہ پیر جماعت علیشاہ نے میرے سامنے کہا کہ مرزا صاحب فلاں تاریخ کو مر جائینگے۔ اور وہ اسی تاریخ کو مر گئے۔ پھر تم لوگ مرزا صاحب کو چھوڑ کر جماعت علیشاہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ مرزا صاحب کی نسبت بیس سال سے لوگ برابر پیشگوئیاں کرتے چلے آتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک نہ ایکدن مرنا بھی مقدر تھا۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ مریں تو اس وقت بھی کسی نہ کسی کی پیشگوئی ضرور ہی ہو ✦

پھر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ہر صدی میں ایک فرقہ ناجی رہے گا۔ تم کہتے ہو کہ صحابہ کے علاوہ اب تک تمام لوگ حیات مسیح کے قائل کافر ہی ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو حیات مسیح کے ماننے کے سبب سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں کہ وہ میرزا صاحب کے مرید مسلمان معتقدوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کے ماتحت مسلمانوں کو کافر کہنے کے سبب سے کافر کہتے ہیں ✦

پہلے راستہ میں یہ خیال کرتا گیا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کے لئے اس اس طرح سے دُعائیں کروں گا۔ جب بیت اللہ میں پہنچا تو سب کچھ بھول گیا۔ صرف اسلام ہی اسلام سامنے رہا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کی مردہ لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی کے واسطے دُعائیں کرتا رہا۔ پھر ایک شخص یہاں رہتا ہے۔ اس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھ کو اس سے ہے۔ گو بظاہر اُس سے کوئی زیادہ ملنے جلنے کا تعلق نہیں ہے ✦

جب میں اپنے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔ تو صرف اُسی کا نام زبان پر آتا تھا۔ آخر الامر جب کسی اور دُعا پر طبیعت نہ چلی۔ تو پھر میں نے بہت دیر تک اسی کے لئے دُعائیں کیں۔ بعد میں میری زبان کُھل گئی۔ اس سے بھی نتیجہ وہی نکلا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✦

پھر ایک شخص سے جو باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا کہ آپ تو ہر بات کی دلیل بھی دیتے ہیں۔ اور تو جس ہو کی سے بھی ہم نے سوال کیا اُس نے یہی کہا۔ کہ اگر نہیں مانتے تو بس کافر ہو۔ میں نے اُن کو کہا کہ دلایل کیا۔ ہم کو تو ہمارے ہادی کی یہ ہدایت ہے کہ ہر بات کے لئے دلایل دو اور وہ تمام دلایل قرآن شریف سے ہی ہوں ✦

ایک مسلمان گریجوایٹ نے جو عربی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر جا رہا تھا۔ ایک دوسرے نام کے مسلمان حقیقتاً دہریہ سے کہا کہ قرآن میں یوں لکھا ہے تم کیوں نہیں مانتے۔ اس نے کہا کہ ہم قرآن کو ہی نہیں مانتے تو اُس کی بات کو کیسے مانیں۔ دیکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ طوفان آرہا ہے اس لئے سب کو ملکر اُس کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں آگ لگجائے اور ہمسائے بیٹھے کہتے رہیں۔ کہ ہمارے گھر میں آگ تھوڑا ہی لگی ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ اُن کے گھروں میں آگ لگ جائیگی ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ لڑائی کے لئے جا رہا تھا جوش کی وجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور وہ چند ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا تھا۔ کہ میں میدان جنگ میں مسلمانوں کو اس طرح ماروں گا اور یوں قتل کرونگا ✦

میں اپنے سفر کے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہونگا۔ مگر میں نے جو کچھ سفر میں دیکھا اُس سب کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✦

کیا سکتے اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ چھوٹے اور کم مصائب بڑے اور سخت مشکلات کے مقابلہ میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے انعامات بڑے انعامات کے مقابل میں ترک کر دیئے جاتے ہیں ✦

اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالے کے حضور میں دعا کرو۔ اور اصلاح کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ ہی کی راہ میں ہمارا مرنا اور جینا ہو۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ✦

اخبار عالم پر ایک نظر

(قسطنطنیہ ۲۳ جنوری) ترکی وزارت نے **استعفا** دیدیا ہے۔ جنرل محمود شوکت پاشا وزیر اعظم۔ طلعت بے وزیر داخلہ اور عزت پاشا وزیر جنگ مقرر کئے گئے ہیں+ بمبئی کے جدید گورنر لارڈ ولنگڈن بہادر غالباً آئندہ ۴-۵ اپریل کو بمبئی پہنچ جائینگے۔ لارڈ سیڈنہم بہادر اس روز گورنری کا چارج دیکر معہ لیڈی صاحبہ انگلینڈ کو روانہ ہو جائینگے+ سر ٹھاکور صاحب گونڈل نے حضور وائسرائے کے بچنے کی خوشی میں ۵۰۰۰ روپیہ بھیجا ہے۔ اور حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے بمد سینٹ جان ایمبولینس کی ہندو شاخ کو مرحمت فرمائی+ جمعرات کے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح کی طبی اطلاع حسب ذیل ہے۔ حضور وائسرائے کے "ورم عصب" میں کچھ زیادتی نہیں ہوئی۔ حضور ممدوح نے رات اچھی طرح بسر فرمائی ہے۔ اور آپکی قوت بحال ہوتی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح کی طبی اطلاع یہ ہے کہ حضور وائسرائے کی **صحت** میں بدستور ترقی ہو رہی ہے+ تمام یورپین طاقتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ **ایڈریانوپل** کا علاقہ ترکی کو چھوڑ دینا ہوگا+ (سواکم ۲۴ جنوری) ہندوستانی حاجیوں کے ایک قافلہ کو جو مدینہ اور ینبوع کے درمیان اعمارہ میں مقیم تھا۔ آدھی رات کے وقت یکایک سیلاب نے گھیر لیا۔ جو قریب کے پہاڑ سے آیا تھا۔ ۲۵ حاجی ڈوب گئے اور صرف ۵۰ زندہ رہے+ گذشتہ ۱۳ جنوری کو ایک **لوٹیرا** برکت علی نامی گرفتار کیا گیا ہے جو تقریباً تین چار ماہ سے ضلع امرتسر کے ارد گرد خطرناک وارداتیں کرتا رہا۔ اور سرکار نے اسکے پکڑنے والے کو ۵۰۰ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا+ کلکتہ ۱۵ جنوری کا تار مظہر ہے۔ بدھ کے دن "میمن سنگھ" کی کمہار لائبریری کے سامنے کی دیوار پر چھپا ہوا **اشتہار** چسپاں پایا گیا۔ جو سخت بغاوت انگیز تھا۔ اور جسمیں حادثہ دہلی پر اظہار پسندیدگی کیا گیا تھا۔ پولیس نے اشتہار کو وہاں سے اتار کر دیوار کھرچ ڈالی+ سرکاری اعلان ہوگیا ہے کہ نئی دہلی یعنی پایہ تخت میں حسب ذیل **ٹیکس** لگائے جائینگے۔ (۱) ہاؤس ٹیکس مکان کے سالانہ کرایہ پر تین روپیہ دو آنے فیصدی (۲) کرایہ اور رنج کے استعمال کی گاڑیوں پر چار آنہ فی پہیہ ماہوار (۳) شکر۔ گھی۔ سبزی۔ پھل۔ پان سپاری۔ خشک میووں۔ روغنوں وغیرہ پر مختلف شرح سے محصول لیگی۔ ان ٹیکسوں کی مفصل کیفیت معلوم ہونے پر کوئی رائے زنی کی جائیگی+ گجرات کا رہنے والا مسمی میگھراج اور سیر معہ اپنے خاندان کے عیسائی ہوگیا ہے کیونکہ اس نے مشن سکول میں تعلیم پائی تھی اس لئے اُسکے خیالات پہلے ہی سے پراگندہ ہو گئے تھے+ کونٹ ٹالسٹائی کا وصیت نامہ اب دریافت ہوا ہے۔ جو لکڑی کے ایک کندے پر لکھا ہوا تھا۔ وصیت نامہ میں کونٹ ٹالسٹائی نے اپنی کتابوں کا مالک اپنی لڑکی الگزنڈریا کو ٹھیرایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میری ڈائریاں تلف کردی جاویں۔ کیونکہ میری جوانی کی عمر بہت سے بھیانک اور فحش واقعات سے لبریز ہے۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ اگر میں شہر میں مروں۔ تو مجھے فقیروں کیطرح سے معمولی درجہ کا کفن پہنا کر دفنایا جائے۔ پھول وغیرہ نہ چڑھائے جاویں۔ اور نہ میری موت کی خبر اخباروں میں شائع کی جاوے۔ یہ اس شخص کی وصیت ہے جسکی بزرگی کا یورپ قائل ہے+ امریکہ کی خبر ہے کہ مسٹر **پریسیڈنٹ** ڈاکٹر ولسن کو ایک خط اس مضمون کے پہنچے کہ تم ہمیں پندرہ ہزار روپیہ دیدو۔ ورنہ تمہیں جان سے مار ڈالینگے۔ لیکن پندرہ ہزار لینے والے خود ہی پھنس گئے۔ کیونکہ پولیس نے تین آدمی اس گروہ میں سے گرفتار کر لئے ہیں+ لاہور کے خانصاحب میاں خیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے یکم فروری سے **پنشنیاب** ہو جائینگے+ کوہ مری بازار میں آگ لگ جانے سے لچھمن داس کی بلڈنگ جو کہ سہ منزلہ تھی جلگئی۔ اس مکان میں ۴ کرایہ دار تھے جن میں سکول ماسٹر معہ اہلیہ کے کباب ہو گئے۔ اوت مجرم کے پکڑنے والے کے لئے سرنی حضور پٹیالہ نے سو ہزار کا ایک خاص اشتہار دیا ہے۔ سکندریہ کا تار مظہر ہے کہ روئی کے گدام میں آتشزدگی واقع ہونے سے ڈیڑھ ہزار گٹھے روئی کے جلکر خاکستر ہو گئے+

الخطبہ

برادر عظیم شاہ صاحب احمدی ملازم کوٹھی نواب صاحب بہاولپور مزنگ لاہور اپنے فرزند عبدالغنی احمدی کے واسطے ناطے کے خواہاں ہیں۔ غیر احمدیوں نے بسبب انکے احمدی ہونے کے ناطہ توڑ دیا ہے۔ لڑکا ۲۰ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے اور جلد ترقی کرنیوالا شریف اور نیک چلن ہے عمر ۲۰ سال ہے۔ مزید حالات برادر موصوف سے مذکورہ بالا پتے پر ہو سکتے ہیں+

انسانی زندگی اور خواہشات کے نشو و نما کے متعلق ان دونوں مذاہب کی تعلیم اور عقائد سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے اور نیز عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ہو سکتی ہیں +

میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور۔

ماٹ اور ایڈی صاحبان کے لیکچر

لاہور میں اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز۔

(۱) مسٹر جے جی ہارلے صاحب ایم۔ اے جو ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن لاہور کے سیکرٹری ہیں اس خط کا جواب دیا ہے جو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اور جس میں اسلام اور عیسویت کی اختلافی امور پر مباحثہ کی درخواست کی گئی ہے۔ مسٹر ہارلے صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور پر عام مباحثہ کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اب ہمارے پادری صاحب نے ہم سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ صاحب مذکور ہمارے ساتھ اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس قائم کرنے میں شریک ہوں جو کہ دنیا کے دیگر مذہبی کانفرنسوں کی طرز و طریق پر ہو۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس تجویز میں ہمارے ساتھ متفق ہونگے۔ مسٹر ہارلے صاحب کے خط اور ہمارے جواب کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

(۲) ترجمہ چٹھی انگریزی از جانب مسٹر ہارلے صاحب جو ہماری چٹھی کے جواب میں موصول ہوئی۔ مائی ڈیر مسٹر جی شرود ایڈی صاحب نے آپ کا خط مورخہ ۱۱ ماہ حال مجھے دیا۔ وہ خود اس کا جواب نہیں دے سکے کیونکہ وہ اسی شام کو لاہور سے روانہ ہو گئے تھے اسی وجہ سے ان کے لئے یا ڈاکٹر صاحب کے لئے آپ کے ارشاد کی تعمیل ناممکن تھی۔ مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسٹر ایڈی صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر ہی دیتے۔ تو یا دل ناشاد ہی کرتے۔ کیونکہ ان معاملات پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ سوائے اسکے کہ عقلی مباحثات چھڑ جائیں۔ جو خواہ کیسے ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں نسبتاً مذہبی سپرٹ سے بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے لئے مناسب ہے کہ مشترکہ نیک کاموں میں متفق ہو جائیں اور زندہ خدا پر بھروسہ کریں۔ تاکہ وہ ہمیں کامل سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے۔

(آپ کا مخلص جے جے ہارلے)

(۳) احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

مائی ڈیر مسٹر ہارلے

میں آپ کے خط مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کیلئے آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مسٹر ایڈی اور ڈاکٹر ماٹ صاحبان ہمارے ساتھ مذہبی امورات پر دوستانہ مباحثہ کرنے کے لئے لاہور میں کچھ عرصہ بعد قیام نہ فرما سکے۔ اگر آپ کے خیال میں عام مباحثہ مفید نہیں ہے تو کسی اور صورت میں تبادلہ خیالات ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس طالبان سچائی کے لئے بہت ہی مفید ہے اور بابرکت ثابت ہوگی۔ مجوزہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منعقد ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اہم مضامین پر بحث ہونی چاہیئے۔ جیسے کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صداقت قرآن کریم۔ طرفین کے اہل علم ان مضامین پر تقریری یا تحریری روشنی ڈالیں۔ یہ مباحثات قرآن کریم اور بائبل پر مبنی ہوں۔ اور ان کی زبان نہایت شائستہ اور سنجیدہ ہو۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کانفرنس میں پڑھے جانے سے پہلے مضامین کا ملاحظہ کیا کرے۔ ان تقریروں کو بعد ازاں کمیٹی شائع کرے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس طرح پر مذہب کی علےٰ واقفیت کے لئے ایک مفید لٹریچر طیار ہو جاوے گا +

اگر آپ اپنی سوسائٹی سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز سے اتفاق ظاہر فرمائینگے تو انجمن احمدیہ آپ کے ساتھ خوشی سے تمام ضروری شرائط طے کرنے کو طیار ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ دونوں مذہبوں میں فساد پیدا کریں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دوستانہ طریق میں وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو ان ہر دو مذاہب کے اولوالعزم بانیوں کے افعال اور اقوال کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر ایسی کانفرنس کو بعد تجربہ مفید پاویں تو ہم بعد ازاں اس کو وسیع کر کے ہندو صاحبان اور دیگر مذاہب ہند کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ سردست صرف اسلام اور عیسویت کو ہی شامل کرنا مناسب ہے کیونکہ ان دونوں مذاہب میں ایک حد تک مشابہت ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلدی ممنون فرماویں گے۔ (آپ کا صادق)

میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور

تقریروں کا خلاصہ

چوہدری فتح محمد صاحب

کنتم خیر امة ۔ ۔ ۔ ۔ الخ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میرے بھائیو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے جسکے معنے سلامتی اور امن ہیں۔ نہ صرف سلامتی و امن اپنی ہی ذات کے واسطے ہے بلکہ خلق خدا کے واسطے بھی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے کہ مذہب اسلام ہم تک پہنچایا ہے۔ انہوں نے مومن کو کھجور سے تشبیہ دی ہے۔ یعنے جس طرح کہ کھجور سے لاانتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن سے بھی بنی نوع انسان کے واسطے بے شمار فوائد کا ہونا ضروری ہے۔ محض ہمارا کام توحید کو مخلوق خدا تک پہنچانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی نمونہ بنکر دکھانا ہے۔ توحید کے مسائل تو اکثر دیگر مذاہب بھی پیش کرتے ہیں مگر ہمیں ایسی طرز سے ان مسائل کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے جو کسی اصول پر مبنی ہو۔ اور لوگ قائل بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ انسان کے واسطے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے کیونکہ جتنے انبیاء ملہم ہوئے ہیں۔ وہ تمام حسن خلق رکھتے ہیں۔ گویا خوش خلق ہونا ان کی سچائی کا ایک معیار سمجھا جانا چاہیئے۔ مجھے کالج میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے بہت سے رسائل اپنے ملہم ہونے کے بارے میں ارسال کئے۔ مگر معلوم ہونے پر مجھے پتہ لگا کہ وہ اپنے گھر میں بہت بد اخلاق سمجھا جاتا ہے۔ تو جو گھر میں ہی بد اخلاق سمجھا جائے۔ وہ دوسروں کے واسطے کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے

جو لوگ خدا کیطرف سے ہوتے ہیں۔ وہ کسی غرض کو مدِ نظر رکھ کر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ بلکہ محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اس لئے انسان کے واسطے واجب ہے کہ وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ہی عام خلقِ خدا کے ساتھ احسان کرتا رہے۔ اور کسی بدلہ کا منتظر نہ رہے۔

بدظنی بہت خطرناک بلا ہے۔ اس سے بچتے رہو شاید جس پر انسان بدظنی کرتا ہے۔ وہ نیک ہی ہو۔ اور بدظنی کرنے والے کی نظر خطا کرتی ہو۔ اس سے بچتے رہو بدظن انسان ضرور ہے۔ کہ ایک دن بدظنی میں ترقی کرتا کرتا نہ محض مادۂ محبت سے بے بہرہ رہے گا۔ بلکہ بے مروت بھی ہو جائے گا۔

بعد ازیں الہٰکم التکاثر پڑھ کر فرمایا کہ دُنیاداروں جیسی محبت میں ہمیشہ نقائص ہوتے ہیں۔ ایسی محبت سے بچتے رہو۔ محبت کسی کے حُسن کو دیکھ کر کی جاتی ہے مگر وہ حُسن ہمیشہ خدا کی طرف سے ہی کسی کو ملتا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ ہی حُسن کا سرچشمہ ہے تو اُسی سے لَو لگانی چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھ لو۔ کہ آیا جس سے آپ محبت کرتے ہو۔ اُس محبوب میں بھی تمہاری محبت ہے یا نہیں۔ کہ جذبہ محبت کا ہونا ضروری ہے۔ کاذب محبت میں ہمیشہ تلخی ملتی ہے۔ اور انجام ہلاکت پذیر ہوتا ہے۔ دیکھو کسی جھوٹے غلط راہ اختیار کردہ عاشق نے کہا ہے مصرع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مگر صادق عشق میں ہمیشہ لطف حاصل ہوتا ہے۔ اور موجبِ راحت ہی رشتہ محبوب بنتا ہے۔ اسی واسطے تو ہمارے سیّد حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے مرضِ مرض گھٹتا گیا جُوں جُوں دوا کی۔

علاوہ ازیں چوہدری صاحب نے سود لینے کے نقائص بیان فرما کر اس سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

پھر اپنے یعنی آپس میں کے مقدمات کم کرنے پر زور دیا۔ اور اشاعت دینِ حقہ کی تاکید کی۔ پھر یہ دعا فرماتے ہوئے تقریر ختم کی۔ کہ اپنے نبی کریم کے واسطے دعائیں کرو۔ اور برکتیں مانگو۔ مگر دل سے نہ کہ زبان سے اور علم حاصل کرنے کے علاوہ باعمل بننے کی دُعا فرمائی۔

صوفی غلام رسول صاحب راجیکے

میرا مضمون تبلیغ حق کے متعلق ہے۔ لغت کے روسے تبلیغ کے معنے ہیں پہنچانا۔ اور حق وہ امر ہے جسکی حقیقت صحیحہ فطرت اور قانون قدرت یا عقلِ سلیم اور نقلِ صحیح کی شہادت سے ثابت اور متحقق ہو عرفِ اسلام اور اصطلاح شریعت کے روسے تبلیغ کے معنے ہیں کسی مسلم اور باخبر انسان کا احکام الہیہ سے کسی غیر مسلم اور بیخبر انسان کو باخبر بنانا۔

تبلیغ کا لفظ بلوغ سے نکلا ہے جو انسان کیطرف مضاف ہونے سے اسکے سن بلوغت کو ظاہر کرتا ہے جیسے عرب بولتے ہیں بلغ الغلام۔ کہ لڑکا بالغ ہو گیا یعنے سنِ بلوغت تک پہنچ گیا۔

سنِ بلوغت اعضاء اور قویٰ کا وہ زمانہ ہے جس میں انسان نشوونما کے لحاظ سے اپنے اعضا اور قویٰ میں ایک کمال کو حاصل کر لیتا ہے جس سے انسان بشرطیکہ اسکی تربیت میں کوئی خاص قسم کا نقص نہ واقع ہو۔ اپنے نفع اور نقصان پر بہت کچھ آگاہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسکی ظاہری بلوغت کے مقابل ایک اسکی رُوحانی بلوغت کی حالت ہے جسکے حاصل ہونے سے انسان روحانی اور دینی امور سے آگاہ ہو کر رُوحانی بلوغت کو حاصل کرتا ہے۔ ان معنوں میں تبلیغ کے معنے ہوئے کسی انسان کو احکام الہیہ سے باخبر بنا کر رُوحانی بلوغت سے روحانی بالغ بنانا۔

اور چونکہ بلوغت تک پہنچنے کے لئے مختلف قسم کی تربیت کی بار بار اور تکرار ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جسمانی بلوغت کے مقابل روحانی بلوغت کے حصول کے لئے بھی تبلیغ کی بار بار اور تکرار کے ساتھ ضرورت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کلام الہیٰ یعنے قرآن مجید میں ایک ایک صداقت کو بار بار اور تکرار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا کا مامور اپنے دورِ رسالت میں ایک ہی صداقت کو سالوں تک دہراتا اور بار بار ذکر کرتا ہے اور عام لوگ جو تبلیغ کی اس حقیقت سے ناواقف اور بے خبر ہوتے ہیں اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں ایک ہی بات کو بار بار دہرایا جاتا ہے اور نہیں سمجھتے کہ تبلیغ اپنی حقیقت کے روسے یہی ہے کہ کسی امرِ حق کو تکرار کے ساتھ بار بار بیان کیا جاوے۔

پھر تبلیغ باب تفعیل سے ہے جو تکرار کے معنے بھی دیتا ہے اور اپنے باب کی خاصیت کے روسے اس بات کیطرف ایما کرتا ہے کہ امرِ حق کو تبلیغ کی صورت میں بار بار بیان کرنا ضروری ہے۔ پھر تبلیغ اور رسالت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا کہ ما على الرسول الا البلاغ المبين یعنے رسول کے ذمے کھلے طور سے تبلیغ ہی کرنا ہے۔ اس جگہ الرسول اور البلاغ کو آپس میں لازم ملزوم قرار دیکر اس بات کو واضح کر دیا کہ رسول مبلغ اور بلاغ اور تبلیغ رسالت کا ہی نام ہے۔

البلاغ کے ساتھ المبین کا لفظ زیادہ کرنے سے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ تبلیغ ایسی ہونی چاہیئے جو کھلے طور سے ہو اور وضاحت کے ساتھ ہو جس سے منکر اور مومن میں فرق ہو جائے کیونکہ المبین کا لفظ بون اور بین سے بھی مشتق ہے اور بیان سے بھی بون اور بین کے معنے فرق۔ جدائی۔ فاصلہ کے ہیں اور بیان کے معنے واضح۔ ظاہر اور آشکارا ہونے کے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ اپنی شان میں وہی ہے جس سے مومن اور منکر علیحدہ علیحدہ ہو جائیں اور ان میں انکار اور ایمان کی وجہ سے کھلا فرق ہو جائے اور اگر تبلیغ کا یہ اثر اور یہ نتیجہ نہیں تو گو اسے تبلیغ کہا جائے مگر حقیقت میں وہ تبلیغ کہلانے کی ہرگز ہرگز مجاز نہیں۔

پھر تبلیغ سے گو شورش بہت اٹھتی ہے لیکن اس کا نتیجہ دینِ حق کے لئے سراسر مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس شورش سے اہلِ حق سے تو اہلِ باطل کیطرف کوئی جانے کا نہیں البتہ امید غالب ہے کہ اہلِ باطل سے ہی نکل نکل کر اہلِ حق میں داخل ہوں۔ پھر جب تبلیغ سے منکر اور مومن علیحدہ علیحدہ ہو جائینگے تو جو لوگ مومن ہو جائینگے انکے اس ایمان لانے کا بھی دینِ حق کو ہی فائدہ ہوگا۔ اور جو انکار کرینگے ان پر اتمام حجت ہونے سے خدا کا الزام قائم ہوگا جس سے آخر وہ مطابق وعید آیۃ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا عذاب الہیٰ سے ہلاک ہو جائینگے اور ہلاک ہو جانے سے ظلمت اور کفر و شرک کی وہ تاریکی جو انکے ذریعے دُنیا میں چھائی ہوتی تھی دُور ہو جائے گی اس سے بھی فائدہ دینِ حق کے لئے ہی ہوگا پس دونوں صورتوں میں تبلیغ دینِ حق کے لئے مفید ہی مفید ہے۔

پھر تبلیغ کا لفظ جیسے بلوغ سے ہے ایسا ہی بلاغت

سے بھی ہے اور اگر بلاغت سے ہو تو لفظ تبلیغ ان معنوں میں اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مبلغ اور کلام مبلغ بلاغت کے رو سے بلیغ ہو۔ جس سے کلام موثر اور سامع متاثر ہو +

دُنیا میں متکلمین کا گروہ بھی اپنے حُسن بیان سے لوگوں کو حیران کر دیتا ہے لیکن انکے کلام کا اثر آنی ہوتا ہے اور اتنا مفید نہیں ہوتا۔ جسقدر کہ خدا رسیدہ اور پارسا لوگوں کا کلام دلوں میں طہارت اور پاکیزگی کی روح پیدا کرنے سے مفید ہوتا ہے +

اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کہ بھری ہوئی اور خالی بندوق کی آواز۔ بھری ہوئی بندوق سے بھی آواز نکلتی ہے اور خالی سے بھی۔ لیکن خالی سے صرف آواز ہی نکلتی ہے جس کا اثر بجز سمع خراشی کے اور کچھ نہیں۔ ہاں بھری ہوئی بندوق قبل اس کے کہ اس کی آواز کا سلسلہ ختم ہو کئی جانوروں کا شکار کر جاتی ہے بعینہ اسی طرح مثال ہے صالح اور غیر صالح واعظ اور ناصح کی پند و نصیحت اور انکے وعظ و کلام کی۔ اس لئے ضروری ہے کہ تبلیغ سے پہلے اپنی حالت میں نیک نمونہ اختیار کیا جائے +

یہی وجہ ہے کہ خدا کے رسول قبل اس کے کہ وہ تبلیغ حق کے لئے مامور ہوں ایک عرصہ دراز تک جو چالیس برس کے قریب ہوتا ہے اپنے نفس کے تزکیہ اور اصلاح میں مشغول رہتے ہیں۔ پھر جب اپنی اصلاح کر لیتے ہیں پھر لوگوں کی اصلاح کے لئے مامور کئے جاتے ہیں +

پھر تبلیغ چونکہ از قسم افاضہ ہے اس لئے افاضہ سے پہلے استفاضہ ضروری ہے جیسا کہ قانون قدرت سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات عالم کی ہر اک چیز افاضہ سے پہلے استفاضہ حاصل کرتی ہے مثلاً دیکھو چاند سورج عناصر موالید کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو مفیض ہونے سے پہلے مستفیض نہ ہوتی ہو۔ سورج کو دیکھو کہ جب تک خود اپنے تئیں روشن نہیں کرتا دُنیا کو روشن نہیں کرتا اور ایسا ہی چاند جب تک سورج سے مستفیض نہیں ہوتا دنیا کو مستفیض نہیں کرتا +

یہ اشارہ لفظ تبلیغ میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ تبلیغ کے معنے ہیں پہنچانا۔ اب اگر مبلغ کے پاس ہی کچھ نہیں تو وہ کیا پہنچائے گا۔ اور اگر کچھ پہنچائے گا تو ضروری ہے کہ پہلے خود بھی اسے کچھ پہنچا ہو جس سے پایا جاتا ہے کہ مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ امور حقہ کہ جس سے لوگوں کو مستفیض کرنا چاہتا ہے پہلے ان کا علم خود حاصل کرے +

پھر تبلیغ کے ساتھ پاک نمونہ کا ہونا بھی ازیں ضروری ہے کیونکہ مبلغ اگر بلا پاک نمونہ کے اور بغیر استفاضہ کے تبلیغ کرے گا تو طبائع میں یہ سوال باقی رہ جاوے گا کہ مبلغ نے خود ان صداقت پیش کردہ سے کونسا فائدہ اٹھایا اور خود کیا کچھ برکات حاصل کئے۔ اسی کی طرف قرآن کریم میں اشارہ ہے جہاں فرمایا ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ یعنے خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ تو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلاؤ +

حکمت کے معنے پکی بات کے ہیں اور پکی بات تبھی ہوتی ہے جب اس پر عملدرآمد ہو اور بغیر عمل کے قول محض غیر مضبوط اور خام رہتا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دعوت الی اللہ عملی نمونہ سے ہو۔ اور موعظہ حسنہ سے مراد وہ وعظ ہے جس کو واعظ نیک نمونہ اور استفاضہ برکات کے حصول کے ساتھ لوگوں کے سامنے حسن و خوبی کے رنگ میں پیش کرے کیونکہ بغیر اسکے وعظ کو موعظہ ہوگا لیکن موعظہ حسنہ کہلانے کی شان سے اس کا حصہ کم ہی ہوگا +

پھر رسول چونکہ مبلغ ہی ہوتا ہے اس لئے رسول کی جماعت جو رسول کی روحانی اولاد ہے اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنے روحانی باپ یعنے خدا کے رسول کی طرح وہ بھی سب کی سب مبلغ بنے +

اور یہ ضروری نہیں کہ ایک خاصی استعداد کا انسان مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے مجبور ہے بلکہ اپنی استعداد کے مطابق اپنی طرز کے لوگوں کو تبلیغ کی جائے۔ مثلاً وکلاء وکلا کو تبلیغ کریں۔ ڈاکٹر ڈاکٹروں کو۔ عالم عالموں کو۔ زمیندار زمینداروں کو۔ تجار تجاروں کو۔ اور اگر تعلقات کا دائرہ مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے وسیع پائیں تو اس صورت میں مختلف لوگوں کو ہی تبلیغ کریں اور اپنی کمی استعداد اور کم مائیگی کو تبلیغ نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائیں۔ بلکہ جیسی جیسی کسی کی حیثیت اور استعداد ہے اسی کے مطابق کام کریں۔ جیسا کہ سلطنت کے ظاہری سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سپاہی سے لیکر بادشاہ تک مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور سب کے سب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کام ضرور کرتے ہیں +

مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ نہایت ہی پیارا لگتا ہے کہ جب ان سے قید خانہ میں دو قیدیوں نے خواب کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے قبل اس کے کہ تعبیر فرماتے پہلے خوب تبلیغ کی اور پیچھے تعبیر فرمائی کسقدر تعجب ہے کہ حضرت یوسف تو قید میں تبلیغ کریں اور ہم آزادی میں نہ کریں +

پھر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے صحابہؓ کا طرز دیکھتے ہیں کہ انھوں نے تبلیغ حق میں وہ نمونہ دکھایا کہ جسکی نظیر پہلے نبیوں اور پہلے لوگوں میں ہرگز نہیں ملتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ابتدائی دنوں میں جبکہ آپ صرف اکیلے تھے رات اور دن میں جہاں کوئی محفل اور کوئی مجلس کوئی مجمع پاتے فوراً وہاں پہنچتے اور تبلیغ حق فرماتے۔ آپ کا ان اجڈ عربوں سے اور ایک وحشی قوم سے ایک با اخلاق اور با خدا جماعت پیدا کر دینا کوئی تھوڑا معجزہ نہیں۔ پھر ان کو منبع علوم اور الٰہیات کا استاد بنا دینا یہ اور بھی اعجاز ہے۔ مکہ کی سرزمین کو ساری زمین کی ناف کہنا بھی کیسا صحیح اور درست نکلا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ جس طرح بچہ ناف کے ذریعے ماں کے پیٹ میں تربیت پاتا ہے اسی طرح تمام دُنیا کے جنین نے ناف مکہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے دینی اور روحانی تربیت حاصل کی +

پھر آنحضرت نے کمال یہ دکھایا کہ ان تمام ہدایتوں کو جو مختلف نبی اور رسول مختلف زمانوں اور مختلف مکانوں میں لائے ایک ہی وقت میں عملی طور پر قرآن کی صورت میں دکھایا اور گو تکمیل اشاعت ہدایت آپ کے خدام کے ذریعے ظہور میں آئی لیکن تکمیل ہدایت کا جو مرتبہ حضور والا نے کمال تک پہنچا کر دکھایا وہ پھر آپ کا ہی حصہ تھا +

استعداد فطرت کا وجود جو ابتدا میں بچے کی طرح تھا اسکی ترقیٔ نشو و نما کے مطابق اس کے لئے مختلف

نبیوں اور صحیفوں کے ذریعے ہدایت کا لباس طیار ہوتا رہا۔ لیکن جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ وجود اپنے قدو قامت کے لحاظ سے کمال تک پہنچ گیا۔ پھر آنحضرت کے ذریعے جو لباس ہدایت اسکے پورے قدو قامت کے لئے وضع ہوا۔ وہی آخری دنوں کافی قرار دیا گیا جیسا کہ ایک بچہ جوں جوں بڑھتا ہے اُس کے بڑھنے کے مطابق اُس کا لباس بھی بڑھتا رہتا ہے لیکن جب جوان ہونے پر اس کا قدو قامت کمال کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کے لباس کا اندازہ آخری ایام تک وہی رہتا ہے جو شباب کے وقت طیار کیا گیا +

یہی وجہ ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم کا مبارک ارشاد صرف آنحضرت کو نصیب ہوا۔ اور آپ کے سوا کسی اور کو نہ ملا +

پھر ہدایت کا وہ مدرسہ جو پہلے ابتدا میں پرائمری کی شکل میں تھا اور دوسرے مختلف زمانوں اور مکانوں میں اس نے مڈل انٹرنس ایف اے بی اے کی صورت میں ترقی کی آخری کمال کی حالت تک جو ایم اے کی حالت تھی۔ پورے کالج کی شکل میں آنحضرت کے وقت ظاہر ہوا +

اور یہی وجہ ہے کہ جیسا آنحضرت نے استفاضہ میں سب نبیوں سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح افاضہ میں بھی آپ سب سے بڑھ گئے۔ اور دوسرے نبی تو خاص ملک خاص قوم اور خاص زمانہ کے لئے تھے لیکن حضور تمام ملکوں تمام زمانوں تمام قوموں کے لئے مبعوث ہوئے پھر صحابہ کا نمونہ بھی وہ نمونہ ہے جسکی مثال دوسرے کسی نبی کی جماعت میں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ نے بیعت کرتے ہی اپنے رسم و رواج اور اپنی پہلی حالتوں کے سب چولے اُتار دیئے اور آنحضرت کا وہ نمونہ اختیار کیا کہ جیسے آنحضرت محمد ہو کر خدا نما تھے وہ بیعت سے آنحضرت کا نمونہ اختیار کرنے سے محمد نما ہو گئے۔ وہ عجیب قسم کے انسان تھے وہ اسلام کے فدائی اور شیدائی۔ تھے اسلام کی راہ میں انہوں نے گھر بار چھوڑے۔ خویش و اقارب چھوڑے وطن چھوڑے۔ اہل وطن چھوڑے۔ ان کا سفر حضر تھا۔ اور ان کا حضر سفر۔ وہ مرنے کے لئے جیتے تھے اور جینے کے لئے مرتے تھے وہ خدا کی رضا میں پھرتے تھے اور خدا کی رضا ان میں پھرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جس در کو انہوں نے کھٹکھٹایا اُن پر کھولا گیا۔ اور جدھر وہ گئے وہ فتحیاب اور مظفر و منصور ہوئے +

اور یہی وہ راہ تھی کہ جس سے وہ گدا تھے بادشاہ بن گئے اور فقیر تھے امیر بن گئے [illegible] سے انہیں [illegible] لے اور زمام مسند سے زمام سلطنت پائی وہ دل کے بہادر بنے اور ایمانی طاقت سے جری القلب تھے +

دُنیا میں ان کا نمونہ سب مسلمانوں کے لئے قابل تقلید ہے لیکن ہم احمدیوں کے لئے واجب الاتباع کیونکہ ہمارا سلسلہ اور ہماری جماعت انہی کا ٹکڑا ہے اور انہی کا حصہ جیسا کہ و آخرین منھم سے ظاہر ہے اس لئے ہمارے احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ بڑھ بڑھ کر صحابہ کی راہ پر قدم ماریں اور ان کا نمونہ اختیار کریں۔ پھر اس لئے بھی کہ جو معلم ان کا تھا وہی ہمارا اور جس ساقی نے انہیں مخمور کیا اسی نے ہمیں مست کیا اور جو محمد اور احمد ان میں آیا۔ وہی ہم میں مبعوث ہوا اس لئے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنی طرز زندگی میں ان کا طرز اختیار کریں +

اور ان کے اوقات زندگی کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ بنائیں۔ دیکھئے ان کی ہمت کس شان کی تھی اور ان کی سعی اور کوشش کس کمال کی۔ کہ انہی کی محنتوں کا آج یہ ثمرہ ہے کہ اسلام اور شعائر اسلام اور قرآن کا مقدس صحیفہ آج بلا کم و کاست ہمارے ہاتھوں میں محفوظ اور مصون موجود ہے۔ پھر نماز کے پانچوں وقتوں میں اذان کو بلند آواز سے کہنا ابتدائی وقتوں میں یہ ان کا ہی حوصلہ تھا۔ اذان نماز کو مسلمانوں کے لئے نماز کی اطلاع ہے لیکن غیر مسلموں کے لئے مختصر اور جامع الفاظ میں تبلیغ بھی جامع ہے گویا وہ ہر نماز کے ادا کرنے سے پہلے تبلیغ کرتے اور بلند آواز سے کرتے +

اذان جو جامع اور مختصر الفاظ میں ایک تبلیغ ہے اس سے طرز تبلیغ کا پتہ خوب لگتا ہے کہ تبلیغ کس طرح کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تبلیغ میں خدا تعالے کی کبریائی اور شہادت توحید کے بعد رسالت کی شہادت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری تبلیغ کا اصل خدا تعالے کی توحید ہے اور خدا تعالے کی توحید کا ثبوت آنحضرت کی رسالت۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالے کی ہستی اور توحید کے ثبوت میں رسالت کا پیش کرنا ازبس ضروری ہے اور حی علی الصلوٰۃ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صلوٰۃ کا تعلق اشھد ان لا الہ الا اللہ سے ہے اور حی علی الفلاح کا تعلق اشھد ان محمدا رسول اللہ سے ہے کیونکہ صلوٰۃ جو عبادت ہے وہ بجز اللہ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں اور فلاح بجز آنحضرت کے نمونہ اور آپ کی اتباع کے ناممکن ہے +

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اللہ تعالے کنت کنزاً مخفیاً کے رنگ میں دنیا سے مخفی ہوتا ہے اور ارادہ فرماتا ہے کہ دُنیا اور اہل دنیا پر تجلی اور ظہور فرمادے تو اس کی یہی سنت ہے کہ وہ بذریعہ کسی مامور من اللہ کے ظہور فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس وقت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنی ہستی اور آنحضرت کی صداقت اور اسلام کی صداقت کے لئے تازہ ثبوت پیش کرے تو اس نے اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کو سب دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پس جس تازہ نشان کو آج خود اللہ تعالے اپنے اور اپنے رسول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے لئے ثبوت میں پیش کرتا ہے ہم اس کو کیوں دُنیا کے سامنے پیش نہ کریں اور اگر غور کریں تو اسلام کی برکتوں سے آج بجز حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کے اور ان کے ہاتھ میں ہے ہی کیا؟ کیونکہ آج جس قدر خدا تعالے کے تازہ نشان ظاہر ہوئے خواہ جلال کی صورت میں خواہ جمال کی صورت خواہ آنحضرت کی پیشگوئیوں سے خواہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں سے ان سب کا تعلق حضرت مسیح موعود سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آج خود اپنے وجود کو اسلام اور خدا اور پیغمبر اسلام کی صداقت کے ثبوت تازہ نشان کی صورت میں پیش کیا ہے جن کا انکار خدا اور اسکے رسول کا انکار ہے۔ اور یہ جو کہتے ہیں کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اور ہم تو کافر کو مومن بناتے ہیں نہ کافر۔ ہاں وہ پنجابی کفر کا تو خود اقرار کرتے ہیں اور عربی کفر سے برا مناتے ہیں یعنی جب انہیں کہا جائے کہ کیا تم حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہو تو پنجابی لفظوں میں تو صاف کہدیتے ہیں کہ نہیں مانتے اور ہرگز نہیں مانتے۔ لیکن جب ان کو اس پنجابی کفر کا عربی میں ترجمہ سنایا جاوے تو برا مناتے ہیں عجیب +

مسلمان آج روتے ہیں کہ ہم سے سلطنتیں گئیں ملک گئے۔ اور نہیں روتے کہ ہم سے ملک اور سلطنتیں جانے سے پہلے اسلام اور مسلمانی گئی۔ یاد رکھیں کہ جب تک وہ اسلام کو واپس نہیں لینگے یہ ملک اور سلطنتیں بھی انہیں نہیں ملینگے بلکہ ڈر ہے کہ کہیں یہود کی طرح ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ کے مصداق نہ ہو جائیں +

اور اسلام آج وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کیا جس سے وہ انکار کرتے ہیں۔ ہمارا سلسلہ حقہ گو انہیں آج ایک چھوٹا سا پودہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اسکے سائے نیچے بسیرا کرینگے۔ اور وہ وقت دُور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں ۱۹۰۹ء میں میرٹھ گیا تو وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ تیرھویں صدی ہے اور تمام دُنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے وقت میں دکھایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کابل کی سلطنت احمدی سلطنت ہونے والی ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ضرور ہے کہ کسی وقت پوری ہو کر رہیں +

لیکن ہمارے احباب کو چاہیئے کہ وہ سچی ہمت اور ایثار کا نمونہ دکھائیں۔ جیسا کہ صحابہ نے دکھایا۔ کیونکہ پاک نمونہ تصویری زبان کا وہ مقدس اور مبارک لفظ ہے جسکو سب جانتے ہیں اور جس سے ہر ایک زبان کا آدمی واقفیت رکھتا ہے۔ آج تو بڑی سہولتیں ہیں پہلے زمانوں میں جب یہ ریلیں تاریں اور ڈاک خانہ کا انتظام نہ تھا صحابہ مختلف ملکوں میں جنکی زبان سے بھی وہ ناواقف تھے صرف پاک نمونہ اور توجہ اور دُعا کے ذریعہ انہوں نے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ انگریزی والوں کو بھی اسی سے اور چینی جاپانی والوں کو بھی اسی سے اور پھر ترکی اور ایرانی والوں کو بھی اسی سے۔

سو پہلے بھی جو کچھ ہوا پاک نمونہ سے ہوا اور آج بھی جو کچھ ہوگا اسی سے ہوگا۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں پاک نمونہ بنائے اور اپنی رضاؤں کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

عاجز
غلام رسول راجیکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

از ناصر نواب بہ احمدی احباب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجز سفر عرب سے واپس آگیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اب وہ سب صاحبان جو ضعفاء قادیان کے لئے چندہ مقرر فرما چکے ہیں اور سالانہ جلسہ پر بسبب میری غیر حاضری کے نہیں دے گئے مہربانی فرما کر ارسال فرمادیں اور جن صاحبان نے یکمشت دینا کیا ہوا ہے اور اس میں سے نصف یا ثلث ادا کر چکے ہیں وہ بھی بقیہ عنایت کریں۔ اب دور الضعفاء کا کام شروع ہونے والا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے اسواسطے اس کار خیر میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میری عرض کو اخبار کی تحریر سمجھ کر خاموش نہیں ہونا چاہیئے مجھ میں اسقدر طاقت نہیں کہ سینکڑوں دوستوں کو علیحدہ علیحدہ عریضہ لکھوں نہ میرے پاس کوئی منشی نوکر ہے کہ اس سے یہ کام لوں اس واسطے خود بھی دل میں سوچ سمجھ کر جو دینا کیا ہے وہ عطا فرمادیں اور اللہ تعالےٰ سے ثواب حاصل کریں اور اس ناچیز سے دُعا لیں پہلی دفعہ اتنا ہی لکھنا کافی ہے + فقط

ناصر نواب قادیان

مونگیر میں جلسہ ہمدردی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۳۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء کو انجمن احمدیہ مونگیر (بہار) کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم (جو اتفاقاً مونگیر تشریف لائے ہوئے تھے) کی تحریک اور جناب مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل بی اے اور خاکسار (سکرٹری انجمن احمدیہ) کی تائید پر جناب مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر ٹی۔ این۔ جوبلی کالج بھاگلپور کی صدارت میں حضور وائسرائے کی صحت کے لئے دُعا کی گئی۔ اور وحشیانہ حملہ پر سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور بالاتفاق ریزولیوشن پاس ہو کر انکی اطلاع پرائیویٹ سکرٹری حضور وائسرائے و عالیجناب لفٹننٹ گورنر بہار و اڑیسہ و کمشنر صاحب بھاگلپور و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونگیر و سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی گئی۔ حضور وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے شکریہ کا تار آیا ہے + فقط والسلام

خاکسار حکیم خلیل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر +

ایک محب صادق کے مخلصانہ الفاظ کا نمونہ

یہ صاحب آسٹریلیا سے آئے تھے قادیان میں صرف چند گھنٹے ٹھیرے اور بیعت کر کے چلے گئے۔ بعد میں خدا نے ان کو وہ حب عطا کیا جس کے نمونہ میں تھوڑا سا اقتباس ان کے خط میں سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اور اب یہ دُعا مانگا کرو کہ اے حي و قیوم خدا۔ اے پکار کے سننے والے مالک۔ اب اس عاجز محمد بخش کو اپنے بڑے فضل سے بامراد قادیان شریف میں بہت جلدی پہنچا دے کہ اب جدائی کی تاب نہیں اور دل ایسا اُداس رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ بلکہ یہ خط لکھتے وقت جو دل کا حال ہے خدا ہی جانتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ماں باپ سے اور بال بچوں سے زیادہ محبت اور دیدار کا شوق زیادہ نہیں تو کسی طرح بھی ان سے کم نہیں جس قدر دل انکے ملنے کو چاہتا ہے۔ ضرور اس قدر آپ لوگوں کے دیدار کو بھی چاہتا ہے پس یہ ایک فضل خدا ہے کہ انکی تتالیس تتالیس سال کی پہچان اور آپ لوگوں کی ۵۲ یا ۵۳ مہینوں کی پہچان بلکہ اصل میں دو تین گھنٹہ کی پہچان کیونکہ اتنے وقت میں میںنے آپ دو تین صاحبوں سے ملاقات کر لی تھی اور پھر واپس آسٹریلیا کو چلا آیا تھا اور ان دو یا تین گھنٹوں کے علاوہ باقی کا سارا وقت آسٹریلیا میں گزرا ہے لیکن یہ دو تین گھنٹے کی آشنائی گھر والوں کی ۴۳ برس کی محبت پر غالب آرہی ہے۔ اور اگر دل کو ترازو میں رکھ کر دیکھا جائے تو قادیان کی طرف ہی جھکے گا یہ سب اللہ کا فضل ہے اور آپ لوگوں کی سچی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔

والسلام۔ ملک محمد بخش احمدی

درخواست جنازہ

(۱) برادر فیض محمد ساکنہ حسن پور ضلع ملتان فوت فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے +

درخواست جنازہ

(۲) برادرم مکرم سردار محمد آنو صاحب منٹگمری کا صاحبزادہ محمد عطاء اللہ ۱۸۔ دسمبر ۱۲ء کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سردار صاحب کو نعم البدل عطاء فرماوے ✤

(۳) خبر آئی ہے کہ تحصیل و ضلع ملتان موضع بوٹہ والا میں ایک مخلص احمدی مسمی اروڑا فوت ہوگئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑہیں ✤

(۴) برائے والد محمد صدیق صاحب میرٹھ ✤

(۵) برائے بابا فیروز الدین صاحب لاہور

(۶) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ فاطمہ کبریٰ ۱۴۔ جنوری ۱۳ء کو قادیان فوت ہوگئی ہیں۔ سب بھائی مرحومہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر اس عاجز کو مشکور کریں اور خود عند اللہ ماجور ہوں۔ اور میرے خاص دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں ✤ والسلام۔ خاکسار بشارت احمد۔ راولپنڈی۔

(۷) برائے والد مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ✤

(۸) برائے منشی حمید الدین صاحب احمدی۔ لدھیانہ ✤

دعا مدد

احباب دعا کریں کہ ہمارے مکرم دوست شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ کریمہ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ✤

اردو پرائمر

یہ ایک نیا اردو قاعدہ ہے جو منشی محمد عابد علیخان صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اور ابجد خوانوں کے واسطے مفید ہے۔ الفاظ مفرد و مرکب حرکات کے علاوہ کچھ قواعد اور آسان عبارتیں بھی دی گئی ہیں۔ انگریزی طرز پر لکھا گیا ہے۔ دوسری بار دو ہزار چھپا ہے۔ قیمت ۱ر فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ
مسلم اسٹور۔ مالدہ

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔ ۱/۴ تولہ سے کم نہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ۱/۴ تولہ کی عہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اس کی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوالے ✤

جلسے پر رقعہ دینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ جلسہ پر بہت لوگوں نے رقعے دئے تھے جن سب کے جواب اس وقت دئے نہ جاسکے۔ اور ان کو ہم نے جمع رکھا کہ بعد میں جواب لکھینگے۔ مگر ان میں سے جو طب کے متعلق تھے اور الگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ مل گئے۔ باقی ایک جگہ باندھ کر رکھے تھے۔ وہ نہیں ملے۔ اسواسطے رقعے لکھنے والے اصحاب اپنے مطالب سے دوبارہ اطلاع دیویں ✤

خطبات نور

بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا۔ مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اس وقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا۔ تو والدہ صاحبہ نے حضور پر نور کا تشریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انھوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کردیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰ر فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸ر ہے۔ ہردو کے اکٹھے خریدار سے عہ روپیہ ✤ ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

۱۴ جنوری ۱۳ء

کو دینیات کے سکول احمدیہ کے لڑکوں نے حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین بھی تشریف فرما تھے۔ چائے وغیرہ سے پیشتر۔ ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ بعد ازیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا۔ کہ بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ کہ ہم کو میاں صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہئیے۔ اور ہم آپ سے اس لئے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضور جو کچھ بھی تجویز فرمائینگے وہ بہت ہی اعلےٰ و افضل ہوگا ✤

اس سوال پر حضور نے عام لوگوں کو سب سے بہتر تجویز یہ فرمائی کہ تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد النور میں چلے گئے جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

نماز اور دعا کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی تمام لوگوں کی خواہش پر میاں صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

(ایڈیٹر)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

میں نے اس سفر میں جو دیکھا۔ اور اس سے جو نتائج نکالے۔ وہ طولانی ہیں۔ ایک سکینڈ میں انسان پر اسقدر باتیں کھل جاتی ہیں۔ کہ اگر انسان ان کو لکھنے لگے۔ تو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر میں نے جو دیکھا اس سب کا نہایت لطیف نظارہ نماز میں موجود ہے۔ کبھی انسان اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے ایک بیمار کی سی حالت ہے اور پھر تمام اٹھنے بیٹھنے کا نتیجہ اللہ اکبر ہی ہے ✤

انسان بہت کمزور ہے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے مصر کو جانے کے لئے استخارہ کیا۔ اور حج پر جانے کا بھی خیال تھا لیکن مخالفوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ یہ ارادہ اتنی جلدی سے پورا ہو جائے گا میں نے جس وقت سے مدرسہ احمدیہ تیار رہنے لیا تھا۔ اسوقت سے مجھے خیال

ہوا کہ دیگر مدارس کا طریقہ تعلیم دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو بڑے لائق ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے ہر طرح سے پیش کر چکے ہیں۔ اُن مدارس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی غرض کے لئے مصر کے سفر کے واسطے میں نے ایک ماہ تک برابر استخارہ کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہ قابل نفرین حرکت ہے کہ میں عرب سے بھی آگے چلا جاؤں۔ اور حج نہ کروں۔ یہ بات مجھے بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور حج کا بھی ارادہ کر لیا۔ جب یہاں سے ہم بمبئی پہنچے تو عرب صاحب پر بحث ہوئی۔ پس یہی ایک بات خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم کو بیت اللہ لے جانے کی موجب ہوئی۔ مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آ گیا ؎

خدا کی دین کا موسےٰ سے پوچھیئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری مل جائے

انسانی تدابیر اور کوششیں خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے ہر بات کا نتیجہ اللہ اکبر یعنی خدا ہی سب سے بڑا ہے نکالا ہے +

راستہ میں عجیب عجیب طرح سے رکاوٹیں پیش آئیں اور تائیدات الٰہیہ بھی دیکھیں۔ غرض ہر خوشی اور ہر رنج میں یہی نتیجہ نکلا کہ اللہ اکبر۔ خدا ہی سب سے بڑا ہے +

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے ایک استاد تھے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چلتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ کبھی خدا نہ بننا۔ آپ نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ انسان خدا کیسے بنا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی کسی ناکامی پر نہ کڑھنا۔ کیونکہ یہ صفت تو خدا ہی کی ہے کہ وہ جو چاہے سو کر گذرے۔ اگر انسان بھی اسی بات کی خواہش کرنے لگے کہ جو کچھ میں چاہوں وہ سب پورا ہو جائے۔ تو گویا وہ تو خدا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر کڑھو گے تو گویا اپنے آپ کو بندہ نہیں سمجھو گے۔ تمام دُنیا کے علوم پڑھ لو۔ سائنس۔ فلسفہ پڑھ لو۔ تمام دُنیا کی سیر کر لو۔ نتیجہ یہی ہو گا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے +

ایک دہریہ نے سوال کیا کہ پیر جماعت علیشاہ نے میرے سامنے کہا کہ مرزا صاحب فلاں تاریخ کو مر جائینگے۔ اور وہ اسی تاریخ کو مر گئے۔ پھر تم لوگ مرزا صاحب کو چھوڑ کر جماعت علیشاہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ مرزا صاحب کی نسبت بیس سال سے لوگ برابر پیشگوئیاں کرتے چلے آتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک نہ ایکدن مرنا بھی مقدر تھا۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ مریں تو اس وقت بھی کسی نہ کسی کی پیشگوئی ضرور ہی ہو +

پھر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ہر صدی میں ایک فرقہ ناجی رہے گا۔ تم کہتے ہو کہ صحابہ کے علاوہ اب تک تمام لوگ حیات مسیح کے قائل کافر ہی ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو حیات مسیح کے ماننے کے سبب سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں کہ وہ میرزا صاحب کے مرید مسلمان معتقدوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے ماتحت مسلمانوں کو کافر کہنے کے سبب سے کافر کہتے ہیں +

پہلے راستہ میں یہ خیال کرتا گیا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کے لئے اس اس طرح سے دُعائیں کروں گا۔ جب بیت اللہ میں پہنچا تو سب کچھ بھول گیا۔ صرف اسلام ہی اسلام سامنے رہا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کی مردہ لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی کے واسطے دُعائیں کرتا رہا۔ پھر ایک شخص یہاں رہتا ہے۔ اس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھ کو اس سے ہے۔ گو بظاہر اُس سے کوئی زیادہ ملنے جلنے کا تعلق نہیں ہے +

جب میں اپنے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔ تو صرف اُسی کا نام زبان پر آتا تھا۔ آخر الامر جب کسی اور دُعا پر طبیعت نہ چلی۔ تو پھر میں نے بہت دیر تک اسی کے لئے دُعائیں کیں۔ بعد میں میری زبان کھل گئی۔ اس سے بھی نتیجہ وہی نکلا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے +

پھر ایک شخص سے جو باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا کہ آپ تو ہر بات کی دلیل بھی دیتے ہیں۔ اور تو جس ہو کو سے بھی ہم نے سوال کیا اُس نے یہی کہا۔ کہ اگر نہیں مانتے تو تم کافر ہو۔ میں نے اُن کو کہا کہ دلایل کیا۔ ہم کو تو ہمارے ہادی کی یہ ہدایت ہے کہ ہر بات کے لئے دلایل دو اور وہ تمام دلایل قرآن شریف سے ہی ہوں +

ایک مسلمان گریجوایٹ نے جو عربی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر جا رہا تھا۔ ایک دوسرے نام کے مسلمان حقیقتاً دہریہ سے کہا کہ قرآن میں یوں لکھا ہے تم کیوں نہیں مانتے۔ اس نے کہا کہ ہم قرآن کو ہی نہیں مانتے تو اُس کی بات کو کیسے مانیں۔ دیکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ طوفان آ رہا ہے اس لئے سب کو ملکر اُس کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں آگ لگ جائے اور ہمسائے بیٹھے کہتے رہیں۔ کہ ہمارے گھر میں آگ تھوڑا ہی لگی ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ اُن کے گھروں میں آگ لگ جائیگی

ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ لڑائی کے لئے جا رہا تھا جوش کی وجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور وہ چند ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا تھا۔ کہ میں میدان جنگ میں مسلمانوں کو اس طرح ماروں گا اور یوں قتل کرونگا +

میں اپنے سفر کے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہونگا۔ مگر میں نے جو کچھ سفر میں دیکھا اُس سب کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے +

کیا کتنے اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ چھوٹے اور کم مصائب بڑے اور سخت مشکلات کے مقابلہ میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے انعامات بڑے انعامات کے مقابل میں ترک کر دیئے جاتے ہیں +

اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور یہی دعا کرو۔ اور اصلاح کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ ہی کی راہ میں ہمارا مرنا اور جینا ہو۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین +

خریداران بدر
خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت ناروا سمجھیں +
مینجر بدر

درخواست جنازہ

(۲) برادرم مکرم سردار محمد نور صاحب منٹگمری کا صاحبزادہ محمد عطاء اللہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۲۷ء کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے سردار صاحب کو نعم البدل عطاء فرمادے ۔

(۳) خبر آئی ہے کہ تحصیل ضلع ملتان موضع ... میں ایک مخلص احمدی مسمی ... فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں ۔

(۴) برائے والد محمد صدیق صاحب میرٹھ ۔

(۵) برائے بابا فیروز الدین صاحب لاہور

(۶) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ فاطمہ کبریٰ ۱۳ جنوری کو قادیان فوت ہوئی ہیں۔ سب بھائی مرحومہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر اس عاجز کو مشکور کریں اور خود عند اللہ ماجور ہوں۔ اور میرے خاص دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں ۔ والسلام۔ خاکسار بشارت احمد۔ راولپنڈی۔

(۷) برائے والد مولوی ابراہیم صاحب بقا پوری ۔

(۸) برائے منشی حمید الدین صاحب احمدی ... ۔

دعا مدد

احباب دعا کریں کہ ہمارے مکرم دوست شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ کو صحت عافیت کے ساتھ رکھے ۔

اردو پرائمر

یہ ایک نیا اردو قاعدہ ہے جو منشی محمد عابد علیخان صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اور ابجد خوانوں کے واسطے مفید ہے سادہ الفاظ مفرد مرکب حرکات کے علاوہ کچھ قواعد اور آسان عبارتیں بھی دی گئی ہیں۔ انگریزی طرز پر لکھا گیا ہے۔ دوسری بار دو ہزار چھپا ہے۔ قیمت ار فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ

مسلم اسٹور۔ مالدہ

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ دفتر ہذا سے مل سکتا ہے۔ ½ تولہ سے کم نہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ½ تولہ کی ... علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں ... خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوالے ۔

جلسے پر رقعہ دینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ جلسہ پر بہت لوگوں نے رقعے دیئے تھے جن سب کے جواب اس وقت دئے نہ جا سکے۔ اور ان کو ہم نے یہ کہا کہ جلدی جواب لکھینگے۔ مگر ان میں سے جو جلسہ کے متعلق تھے اور الگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ مل گئے۔ باقی ایک جگہ باندھ کر رکھے تھے وہ نہیں ملے۔ اس واسطے رقعے لکھنے والے احباب اپنے مطالبے سے دوبارہ اطلاع دیویں ۔

خطبات نور

بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا۔ مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اس وقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا۔ تو والدہ صاحبہ نے حضور پر نور کی تشریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالے جزائے خیر دے کہ انھوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھپا کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰ ر فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸ ر ہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے ۱ روپیہ ۔ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

بوٹ سلیپر منگوائیں

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت اعلیٰ سلیپر و بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں۔ انشاء اللہ رعایتی قیمتوں کو مد نظر رکھا جاوے گا ۔

علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسے فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ مہیا کر سکینگے

ایس محمد امین و فضل کریم (احمدیان) بوٹ کارخانہ سیلپر ۳۲ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

۱۳ ۱۴ جنوری

کو دینیات کے سکول احمدیہ کے لڑکوں نے حضرت صاحبزادہ میاں محمد تقی احمد صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح بھی تشریف فرما تھے۔ چائے وغیرہ سے پیشتر ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ بعدازیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ ہم کو میاں صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہیئے۔ اور ہم آپ سے اس لئے دریافت کرتے ہیں کہ حضور جو کچھ تجویز فرمائینگے وہ بہت ہی اعلےٰ و افضل ہوگا ۔

اس سوال پر حضور نے عام لوگوں کو سب سے بہتر تجویز یہ فرمائی کہ تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد النور میں چلے گئے جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

نماز اور دعا کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی تمام لوگوں کی خواہش پر میاں صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی ۔

(ایڈیٹر)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

میں نے اس سفر میں جو دیکھا۔ اور اس سے جو نتائج نکالے۔ وہ طولانی ہیں۔ ایک سیکنڈ میں انسان پر اسقدر ... حالات ... ہیں۔ کہ اگر انسان ان کو لکھنے لگے۔ تو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر میں نے جو دیکھا اس سب کا نہایت لطیف نظارہ نماز میں موجود ہے۔ کبھی انسان اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے ایک بیمار کی سی حالت ہے اور پھر تمام اٹھنے بیٹھنے کا نتیجہ اللہ اکبر ہی ہے ۔

انسان بہت کمزور ہے کچھ نہیں کر سکتا میں نے مصر کو جانے کے لئے استخارہ کیا۔ اور حج کو جانے کا بھی خیال تھا لیکن مخالفوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ یہ ارادہ ... ہو جائے گا ... جو وقت ... وقت مجھے خیال